ہفت روزہ
14
خدام الدین
لاہور
زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۳ر اپریل ۱۹۵۹ء
ہدیہ چار آنے
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

عید الفطر

نماز عید

رمضان گزر جانے کے بعد یکم شوال کو شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید واجب ہیں - جس کے احکام درج ذیل ہیں -

عید کے دن غسل کرنا (۲) مسواک کرنا (۳) خوشبو لگانا - (۴) عمدہ کپڑے جو میسّر ہوں پہننا (۵) کنگھا کرنا - تیل لگانا - (۶) صبح کو سویرے اُٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلدی پہنچنے کی کوشش کرنا - (۸) عیدگاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز چھوارے کھجور وغیرہ کھا لینا (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے ہی صدقۂ فطر ادا کر دینا - (۱۰) عیدگاہ میں ہی عید کی نماز پڑھنا (۱۱) ایک راستہ سے جانا اور دُوسرے راستہ سے واپس ہونا (۱۲) عیدگاہ کو پیدل جانا (۱۳) راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر پڑھنا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد

یہ تیرہ چیزیں عید سے قبل سُنّت ہیں

(۱۴) عید کے روز ہر قسم کی نفلیں ہر جگہ مکروہ ہیں - البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آکر نفلیں پڑھی جا سکتی ہیں - (۱۵) عیدگاہ میں عید کے بعد بھی نفلیں پڑھنا مکروہ ہیں -

(۱۶) عید کی نماز میں صرف چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں - تین پہلی رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے بعد اور تین دُوسری رکعت میں رکوع سے پہلے - باقی نماز عام نمازوں کی طرح ہے -

صدقہ فطر

غریبوں کی امداد و اعانت کے لئے عید کے دن صدقہ فطر واجب ہے - جس کے مسائل درج ذیل ہیں :-

(۱) جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اس پر صدقہ فطر بھی واجب ہے (۲) زکوٰۃ کے لئے مال پر سال گزرنا شرط ہے - مگر صدقہ فطر میں یہ بھی شرط نہیں ہے (۳) روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں لیکن ہر مسلمان عاقل بالغ، آزاد پر جس کے مال موجود ہو صدقہ واجب ہے - (۴) بالغ مرد پر اپنے غلام اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی واجب ہے (۵) عورت پر صرف اپنی طرف سے واجب ہے - بچّوں کی طرف سے واجب نہیں - (۶) صدقہ فطر صبح صادق کے وقت سے واجب ہوتا ہے - اس لئے جو شخص صبح صادق سے پہلے مر جائے اس کی طرف سے واجب نہیں ہوگا - اور جو بچہ صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو اس کی طرف سے بھی نہیں دیا جائے گا - (۷) البتہ جو شخص صبح صادق کے بعد مرا ہے - اس کے پاس مال سے دیا جائے گا - اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہُوا ہے اس کی طرف سے بھی باپ پر واجب ہوگا - (۸) اگر کسی وجہ سے عید کے دن صدقۂ فطر ادا نہ کیا گیا تو بعد کو ادا کرنا واجب ہے ساقط نہیں ہوگا -

لیلۃ القدر

از جناب عبدالحمید خاں شوقؔ بورسٹل جیل لاہور

لیلۃ القدر ہے از فضلِ خدا آج کی رات
جاگو اے مومنو! ہے وقتِ دعا آج کی رات

کثرتِ ذکرِ الٰہی سے زمیں گونجتی ہے
آسماں پر بھی ہے اِک شور بپا آج کی رات

آج کِھل اُٹھے گلستاں میں ہزاروں غنچے
بوئے خوش لائی ہے کیا بادِ صبا آج کی رات

کیا طبیعت کو سکوں بخشتی ہے یادِ خدا
مل گیا زہد و عبادت کا مزا آج کی رات

ڈھونڈ لو ڈھونڈنے والو کہ غنیمت ہے یہ وقت
ڈھونڈنے والوں کو ملتا ہے خدا آج کی رات

میں نے مانگا تو دیا میری طلب سے بھی سوا
مہرباں اور رہا میرا خدا آج کی رات

تشنگی اپنی بجھی رُوح بھی سیراب ہوئی
حق کے پیاسوں کو ملا آبِ بقا آج کی رات

عشق محبوبِ خدا میں نہ رہے ہوش ذرا
آگ وہ دِل میں لگا میرے خدا آج کی رات

لیلۃ القدر کی برکات ہیں بالا از شمار
ہے وہ خوش بخت جو بیدار رہا آج کی رات

عرش سے ہوتا رہا رات ملائک کا نزول
شوقؔ تھی مظہرِ صد شانِ خدا آج کی رات

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۴ | ۲۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۸ ہجری مطابق ۳ اپریل سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۷

ہم نے رمضان کیسے گزارا؟

آج رمضان المبارک کا آخری جمعہ اور اس کی ۲۴ تاریخ ہے۔ آئندہ جمعہ سے پہلے یہ مبارک مہینہ ہم سے رخصت ہو چکا ہوگا۔ اگلے سال خدا جانے ہم میں سے کس کس کو یہ مبارک مہینہ نصیب ہوتا ہے۔ اور کون اس کی آمد سے پہلے ہی راہی ملک عدم ہو جاتا ہے اور وہاں اپنے اعمال کی جزا و سزا بھگتنے لگتا ہے۔ آئیے آج ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہم نے یہ مبارک مہینہ کس طرح گزارا؟

اس سال یہ مبارک مہینہ ۱۰ مارچ سے شروع ہوا اور انشاء اللہ العزیز ۹ یا ۱۰ اپریل کو ختم ہو جائے گا۔ گویا سارا مہینہ موسم سرما ہی میں گزرا۔ ایسا خوشگوار مہینہ میں روزہ رکھنے سے نہ بھوک اور نہ پیاس کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے بلا مشقت مسلمان کو اس کی برکتوں سے مالا مال ہونے کا موقعہ عطا فرمایا۔ لیکن افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ان برکتوں سے محروم نظر آتی ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا احساس عطا فرمائے۔ تاکہ جو چند دن باقی ہیں، ان میں وہ تلافی مافات کر سکیں۔

ان چوبیس دنوں میں مسلمانوں کی اکثریت نے جی بھر کر اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی خلاف ورزی کی۔ دن کو سر بازار کھاتے پیتے اور سگرٹ نوشی کرتے رہے۔ ریستوران اور چائے کی دکانیں حسب معمول کاروبار کرتی رہیں۔ خورد و نوش کی چیزیں بلا کھٹکے فروخت ہوتی رہیں۔ ہماری نظر میں اس مبارک مہینہ سے اس توہین آمیز سلوک میں حکومت اور عوام دونوں ملزم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی کے متعلق بدظنی سے بچائے۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس موسم میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے دفاتر کے اوقات کار میں تبدیلی اس لئے کی گئی ہے کہ افسر دوپہر کا کھانا اپنے گھروں میں جا کر کھا سکیں۔ اور ان کی روزہ خوری کا کسی کو علم نہ ہو۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر صدر مملکت یا دوسرے افسروں کی رمضان المبارک کا احترام کرنے کے متعلق اپیلیں کیا معنی رکھتی ہیں۔ یہ تو "چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی" والا معاملہ ہوا۔ جب ایک اسلامی سلطنت کے مسلمان افسر خود رمضان المبارک کا احترام نہ کریں تو عوام سے اس کی توقع رکھنا عبث ہے۔ حکومت نے اس مبارک ماہ میں نہ سنیما بند کئے نہ ریڈیو سے گانوں پر پابندی عائد کی۔ اور نہ کرکٹ میچ ملتوی کئے۔ ستم بالائے ستم کہ شاہی مسجد کے پاس نمائش گاہ میں عین نماز تراویح کے وقت لاؤڈ سپیکر پر گانے ہوتے ہیں۔ مایوسی کی اس ساری داستان میں جو ہم نے مختصراً بیان کی ہے۔ ایک ایمان افروز کرن بھی دور سے نظر آتی ہے۔ چند دن ہوئے ڈھاکہ کی ایک خبر میں بتایا گیا تھا کہ وہاں ایک نوجوان مسلمان سر بازار سگریٹ پی رہا تھا۔ روزہ دار مسلمانوں نے پہلے تو اسے منع کیا۔ لیکن جب وہ باز نہ آیا تو ان غیور مسلمانوں نے اس کا منہ کالا کر کے اسے شہر میں پھرایا۔ خدا جانے اس واقعہ کا دوسرے روزہ خوروں پر کیا اثر ہوا۔ اور ان غیور مسلمانوں سے حکومت نے کیا برتاؤ کیا۔ ہمیں یاد ہے کہ سنہ ۱۹۲۸ء میں سابق صوبہ پنجاب کے ایک ضلع کے دیندار ڈپٹی کمشنر نے جب روزہ خوروں سے اسی قسم کا برتاؤ کیا تھا تو اس وقت پنجاب کے انگریز گورنر نے ان سے جواب طلب کیا تھا۔ بہر حال ڈھاکہ کے مسلمان اپنی اس غیرت ایمانی پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور پاکستان کے دوسرے شہروں کے مسلمانوں کو عموماً اور زندہ دلان پنجاب کو خصوصاً ان کی اس نیک مثال کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ کسی مسلمان زادے کو آئندہ اس مبارک ماہ کی علی الاعلان توہین کرنے کی جرأت نہ ہو۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

ہماری گردنیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔ جب ہم اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ جو ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ وہاں تقریباً بارہ سال سے اسلام کس مپرسی کی حالت میں نظر آتا ہے۔ غیر مسلموں کو تو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اسلام کی توہین کر سکیں لیکن مسلمان زادوں نے دل کھول کر اس دین فطرت کی توہین کی۔ اس عرصہ میں کتنے گورنر جنرل۔ صدر۔ وزرائے اعظم آئے اور گئے۔ ہر ایک نے پبلک جلسوں میں اسلام کے گن گائے لیکن عملاً اسلام کے ایک حکم کو بھی نافذ کرنے کی کسی کو توفیق نہ ہوئی۔ اگر ان عمائدین کو اپنی ذمہ داری اور اس کے متعلق قیامت کے دن باز پرس کا احساس ہوتا تو یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ان عہدوں سے یا تو بھاگتے یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ان ذمہ داریوں سے حتی المقدور عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرتے۔ اگر یہاں اسلام کی حکومت ہوتی تو رمضان المبارک کے احترام کے سلسلہ میں صرف اپیلوں پر ہی اکتفا نہ کی جاتی بلکہ اس کا احترام ڈنڈے سے کرایا جاتا۔ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے ہی اس کی توہین کرنے والوں کے لئے سخت ترین سزا کا اعلان کر دیا جاتا۔ شہروں۔ قصبوں اور دیہات میں شاہراہوں پر اور چوکوں میں بیت زنی کے لئے فوج اور پولیس متعین کر دی جاتی پھر ہم دیکھتے کہ کون سر بازار کھانے پینے اور تمباکو نوشی کی جرأت کر سکتا۔

ہماری نئی حکومت کے لئے یہ پہلا رمضان المبارک تھا۔ اگر وہ چاہتی تو اس کا احترام کرانے کے لئے مارشل لاء کا ضابطہ نافذ کر سکتی تھی۔ لیکن اس نے ایسا نہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے وہ بھی کچھ نہیں کرنا چاہتی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ یوم الجمعہ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ مطابق ۳ اپریل ۱۹۵۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

برادرانِ اسلام - آج کے جمعہ میں ہمارے ہاں اتنا بڑا مجمع ہے کہ جمعۃ الوداع کے سوا اور کسی جمعہ میں اتنا مجمع نہیں ہوتا۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہزارہا مسلمانوں کا یہ اجتماع کس کے حکم سے ہوا ہے - اللہ تعالےٰ جو دوسرے دنوں کی طرح جمعہ کے دن کا بھی خالق ہے - اس نے پیدائشی طور پر اس دن کو وہ فضیلت بخشی ہے جو ہفتہ کے دوسرے دنوں میں سے کسی کو نہیں بخشی - چونکہ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس جہان میں ترجمان سیّد الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ لہٰذا ان کی زبانِ مبارک سے اس دن کے فضائل ملاحظہ ہوں۔

پہلی حدیث

جمعہ کا دن افضل الایام ہے

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ -

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی والبیہقی فی الدعوات الکبیر - ترجمہ - اوس رضی اللہ عنہ بن اوس سے روایت ہے - کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بیشک تمہارے دنوں میں سے سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے - اسی میں آدم پیدا کئے گئے تھے - اور اسی میں وفات پائی تھی اور اسی میں دوبارہ (قیامت کے دن) اٹھنا ہے - اور اسی میں پہلی مرتبہ سب لوگوں کی موت واقع ہوگی - (یعنی اس دن جتنے آدمی دنیا میں ہونگے ایک آواز سے سب مر جائیں گے) پھر اس (جمعہ کے) دن میں مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھا کرو - پس تحقیق تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے - انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا درود شریف کس طرح پیش کیا جاتا ہے - حالانکہ تحقیق انسانوں کی طرح آپ بھی مٹی ہو چکے ہونگے) آپ نے فرمایا - بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء (علیہم السلام) کے وجود کو حرام کیا ہے - (یعنی ان کے وجود کو نہیں کھاتی - بلکہ وہ بالکل صحیح سلامت رہتے ہیں)

دوسری حدیث

جمعہ کا دن سیدالایام ہے اور اعظم الایام ہے

عَنْ اَبِیْ لُبَابَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُہَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ وَاَھْبَطَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْہِ تَوَفَّی اللّٰہُ اٰدَمَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْہَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ مَا مِنْ مَلَکٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا ھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ -

رواہ ابن ماجۃ وروی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلاً من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنا عن یوم الجمعۃ ماذا فیہ من الخیر قال فیہ خمس خلال و ساق الی اٰخر الحدیث -

ترجمہ - ابی لبابہ بن عبدالمنذر سے روایت ہے - کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بیشک جمعہ کا دن سیدالایام (سب دنوں کا سردار) اور عظمت میں اللہ کے ہاں سب دنوں سے بڑا ہے - اور وہ اللہ کے ہاں اضحیٰ اور فطر کے دن سے (بھی رتبے کے لحاظ سے) بڑا ہے - اس میں پانچ خصلتیں ہیں - اسی میں اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا - اور اسی میں اللہ نے آدمؑ کو زمین کی طرف اُتارا اور اسی میں آدمؑ نے وفات پائی ہے اور اسی میں ایک گھڑی ایسی ہے - کہ بندہ جو اس گھڑی میں (اللہ سے) مانگے تو اللہ دے دیتا ہے - جب تک کہ حرام کا مطالبہ نہ کرے - اور اسی (دن) میں قیامت قائم ہوگی - کوئی مقرب فرشتہ اور نہ کوئی آسمان اور نہ زمین اور نہ ہوا اور نہ پہاڑ اور نہ سمندر مگر سب جمعہ کے دن ڈرنے والے ہوتے ہیں - اور احمد نے سعد بن معاذ سے روایت کی ہے - کہ تحقیق انصار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا - پھر عرض کی ہمیں جمعہ کے دن کے متعلق خبر دیجئے - کہ اس میں کونسا خیر ہوتا ہے - آپ نے فرمایا - اس میں پانچ خصلتیں ہیں - (وہی جو اُوپر ذکر کی جا چکی ہیں)

تیسری حدیث

نماز جمعہ کے لئے چل کر آنے میں ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاغْتَسَلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْکَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عَمَلُ سَنَۃٍ اَجْرُ صِیَامِھَا وَقِیَامِھَا -

رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ -

ترجمہ - اوس رضی اللہ عنہ بن اوس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جس شخص نے (اپنی بیوی کو) نہلایا اور خود بھی غسل کیا اور سویرے مسجد کو روانہ ہوگیا اور پیدل چلا - اور سوار نہ ہوا - اور امام کے قریب بیٹھا اور خطبہ سنا - اور کوئی بیہودہ بات نہ کی تو اس کو ہر اس قدم کے بدلے - جو وہ مسجد کی طرف چلا ایک سال کے روزوں اور رات کو عبادت کرنے کا ثواب ملے گا -

چوتھی حدیث

جمعہ کے دن بکثرت درود شریف پڑھنے کا حکم

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْہُوْدٌ یَشْہَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ رواہ ابن ماجۃ

ترجمہ - ابی الدرداء سے روایت ہے - کہا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو - کیونکہ وہ حاضر کیا ہوا ہے - (یعنی) اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں - اور جب کبھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا

ہے تو مجھ پر اس کا درود شریف پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس درود پڑھنے سے فارغ ہو۔ (یعنی پڑھنے والا پڑھتا ہے اور مجھ پر پیش کیا جاتا رہتا ہے) پوچھنے والا کہتا ہے۔ میں نے عرض کی۔ اور موت کے بعد (بھی پیش کیا جاتا ہے) آپ نے فرمایا بیشک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء (علیہم السلام) کے وجود کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) رزق دیا جاتا ہے۔

پانچویں حدیث

جو لوگ جمعہ پڑھنے کے لئے نہ آئیں اُن کے گھروں کو جلا دینے کا خیال

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَهُمْ رواہ مسلم

ترجمہ۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ (نماز) جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں (یعنی جمعہ میں شامل نہیں ہوتے) البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا۔ کہ ایک شخص کو حکم کروں۔ کہ وہ لوگوں کو (جمعہ کی) نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ پڑھنے سے پیچھے رہ گئے ہیں۔

چھٹی حدیث

بلا ضرورت جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ کُتِبَ مُنَافِقًا فِیْ کِتٰبٍ لَّا یُمْحٰی وَلَا یُبَدَّلُ وَفِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ ثَلٰثًا۔ رواہ الشافعی۔

ترجمہ۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے جمعہ کی نماز کسی مجبوری کے سوا نہ پڑھی تو اسے اس کتاب میں منافق لکھا جائے گا۔ جو نہ مٹائی جائے گی۔ اور نہ تبدیل کی جائیگی اور بعض روایتوں میں ہے۔ کہ جس نے تین جمعے ترک کئے۔

بشتر

مسلمان کہلانے والے اور نماز جمعہ نہ پڑھنے والے اس حدیث شریف کو آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ اور کان کھولکر سُنیں۔ آیا نماز جمعہ ترک کرنے والے مسلمان رہ سکتے ہیں؟ وما علینا الا البلاغ۔

اتنی بڑی اہمیت والی نماز جمعہ

برادران اسلام۔ اتنی بڑی اہمیت والی نماز جمعہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم سب لوگوں کو اس میدان میں جمع کیا۔ جس میں آپ اس وقت تشریف فرما ہیں۔ اور فقط مرد ہی نہیں۔ بلکہ عبادتِ الٰہی کا شوق رکھنے والی عورتیں بھی بہت زیادہ تعداد میں آکر اس میدان میں پس پردہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ توکیا فقط دو رکعت نماز پڑھنے اور عربی زبان کا خطبہ ہی تبرکاً سُننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمع کیا ہے۔ اور خطبہ بھی وہ جس کو آپ میں سے اکثر عربی زبان نہ جاننے کے سبب سے سمجھ ہی نہیں سکتے کہ خطیب کیا کہہ رہا ہے۔

جمعہ کے اجتماع میں پند و نصائح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے

پہلا ثبوت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ یَجْلِسُ بَیْنَهُمَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ یُذَکِّرُ النَّاسَ وَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُہٗ قَصْدًا رواہ مسلم

ترجمہ۔ جابرؓ بن سمرۃ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے ہوتے تھے۔ ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے (خطبوں میں) قرآن پڑھتے تھے۔ اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ پھر آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی (یعنی نہ بہت لمبی اور نہ بہت مختصر) اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (یعنی نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا)

دوسرا ثبوت

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَا صَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ وَّیَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَهَاتَیْنِ وَیَقْرُنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی رواہ مسلم

ترجمہ۔ جابرؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے۔ آپؐ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔ اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی۔ اور آپ کا غصہ تیز ہو جاتا تھا یہاں تک گویا کہ آپ (حملہ آور ہونے والے) لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ جو یہ کہتا ہے کہ صبح کو آ پہنچے گا یا شام کو آ پہنچے گا۔ اور (فرماتے تھے) میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔ اور تشہد والی اور درمیانی اُنگلی کو ملا دیتے تھے + (یعنی جس طرح یہ دونوں اُنگلیاں قریب قریب ہیں۔ اسی طرح میرے بعد قیامت جلدی آنے والی ہے)

اب میں حضور انورؐ کی پند و نصائح والی سُنّت ادا کرنا چاہتا ہوں

اور اس سلسلہ میں چند ضروری چیزیں احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جو اصلاحی ہیں۔ اور جن کا

اتباع ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے

پہلی

ایمان کیا چیز ہے ۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو دل سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔ اگر ان چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے تسلیم کرنے سے انکار کیا تو ایمان کامل نہیں رہے گا۔ اور ناقص ایمان اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی ایسے شخص کو جنّت کا ٹکٹ مل سکے گا۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔

دُوسری۔ اسلام کیا چیز ہے ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے جو حکم ملے۔ اس کی تعمیل کرنے کا نام اسلام ہے۔ اگر تعمیل کرنے سے گریز کرتا ہے تو اسے مسلمان نہیں کہا جائیگا۔ بلکہ اسے فاسق کہا جاتا ہے۔

تیسری۔ کافر ۔ حکم الٰہی کے ماننے سے انکار کرنے والے کا نام کافر ہے + اگرچہ وہ شخص اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر بارگاہ الٰہی میں وہ مسلمانوں کی فہرست سے خارج ہوگا۔ مثلاً باپ کی جائداد میں سے بیٹیوں کو حصہ دینے سے انکار کرنا کفر ہے۔

چوتھی۔ منافق ۔ جو شخص بظاہر تو مسلمان کہلائے۔ مگر اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے بعض احکام پر اعتراض ہو کہ یہ حکم

غلط ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے۔ کہ سود حرام نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس کے سوا قومیں ترقی نہیں کرسکتیں یا کہے۔ کہ اگرچہ اسلام میں پردے کا حکم ہے۔ مگر یہ حکم غلط ہے۔ پردہ نہیں ہونا چاہئے۔

پانچویں۔ فاسق۔ یہ شخص اسلامی احکام کو دل سے تو مانتا ہے۔ مگر عمل کرنے میں سستی کرتا ہے۔ مثلاً نماز کا انکار نہ کرنا۔ مگر نماز نہ پڑھنا۔ یا روزہ کو شرعی حکم مانتا ہے۔ مگر روزہ رکھتا نہیں ہے۔ ایسا شخص اپنی بد اعمالیوں کے باعث دوزخ میں جائے گا۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے دوزخ سے نکل آئے گا۔

ان تمام خرابیوں میں عملی طور پر اصلاح کا طریقہ

یہ ہے کہ کسی ایسے عالم کتاب وسنّت کی صحبت اختیار کرے۔ جو کتاب وسنۃ کی روشنی میں لوگوں کو تبلیغ دین کرتا ہو۔ مثلاً روزانہ قرآن مجید کا درس دیتا ہو۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایسے عالم کی صحبت میں رہنے سے علمی طور پر انسان کے خیالات کی یقیناً اصلاح ہو جائے گی۔

اور عملی طور پر اصلاح

کا طریقہ یہ ہے۔ کہ کتاب وسنۃ کے عامل کی صحبت میں نشست و برخاست رکھی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔ (وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝)

سورہ الکہف رکوع ۴ پارہ ۱۵

ترجمہ۔ تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اسی کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ اور تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا۔ کہ تو دُنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے۔ اور اس شخص کا کہنا نہ مان۔ جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور اپنی خواہش کے تابع ہوگیا ہے۔ اور اس کا معاملہ حد سے گزرا ہُوا ہے۔

اس آیت کا حاصل

صبح اور شام کو خدا تعالےٰ کی یاد[1] میں شاغل رہنے والوں کی صحبت میں رہ (کسب معاش کے لئے جہاں تو چاہے جا) مگر فراغت کے وقت میں کسی اور مجلس میں نہ جا۔ فقط ان اللہ والوں[2] کی صحبت میں بیٹھا کر۔ اور اللہ تعالےٰ کی یاد سے غافل ہونے والوں اور اپنی خواہشات نفسانی کے پیچھے دوڑ بھاگ کرنے والوں[3] کی تابعداری نہ کر۔ کیونکہ جب وہ لوگ گمراہ ہیں۔ تو تمہیں کب ایسا راستہ بتلاسکتے ہیں۔ جس پر چلنے سے اللہ تعالےٰ بھی راضی رہے۔ اور دُنیا کا کام بھی سنور جائے۔

چھٹی اصلاحی چیز

حلال رزق کا کھانا ورنہ عبادت بھی قبول نہیں ہوگی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

رواہ مسلم۔

ترجمہ۔ ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ پاک ہے۔ اور سوائے پاک کے کوئی چیز قبول نہیں کرتا (یعنی اگر کوئی شخص خیرات کرے۔ مال حلال کا ہوگا تو قبول فرمائے گا۔ اور اجر عطا فرمائیگا ورنہ نہیں۔) اور بیشک اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم فرمایا۔ جو پیغمبروں کو حکم فرمایا تھا۔ اُنہیں فرمایا تھا، اے پیغمبروں کی جماعت پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور نیک کام کرو۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اے ایمان والو۔ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ پھر آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا۔ جو لمبا سفر کررہا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں۔ پاؤں (سفر کے باعث) غبار آلودہ ہیں۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے ہے۔ (اور دُعا مانگ رہا ہے) اے میرے رب۔ اے میرے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے۔ اور اس کا لباس حرام (کے مال) سے بنا ہُوا ہے۔ اور حرام کے مال کی اسے غذا کھلائی گئی ہے۔ پھر اس کی دُعا کیسے قبول کی جاسکتی ہے۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ اگر خوراک اور پوشاک حرام کے مال سے ہے۔ تو ایسے شخص کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔ کہ اگر حرام کے مال کا کھانا کھا کر عبادت کرے گا تو کیا عبادت قبول ہوگی؟ اور اگر حرام کے مال سے کپڑا بنوا کر پہن کر دربار الٰہی میں حاضر ہوگا تو کیا اس کی عبادت قبول ہوگی؟

جس طرح ہم چاہتے ہیں

کہ جس برتن میں کھائیں پئیں اس کا ظاہر بھی صاف اور ستھرا ہو۔ اور اندر بھی میل کچیل سے صاف ہو۔ جس طرح انسان کو میل کچیل سے نفرت ہے بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالےٰ کو حرام کی چیز سے نفرت ہے۔ اس لئے اگر بدن پر حرام کا کپڑا زیب تن کئے ہُوئے ہو۔ اللہ تعالےٰ کو اس سے سخت نفرت ہوتی ہے اور اگر پیٹ میں حرام کی غذا کھائی ہوئی ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کو اس کے اندر سے نفرت ہوتی ہے۔

ساتویں

حرام کے مال سے جو گوشت بدن میں پیدا ہوگا وُہ بہشت میں نہیں جاسکیگا

عَنْ جَابِرٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان۔

ترجمہ۔ جابر رضؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میں وہ گوشت نہیں جائے گا جو حرام (کے مال) سے پیدا شدہ ہے۔ اور ہر وہ گوشت جو حرام کے مال سے پیدا شدہ ہے (دوزخ

کی) آگ اس کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

آٹھویں

حلال کا کسب تلاش کرنا دوسرے عینی فرائض کے بعد یہ بھی فرض ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ رواہ البیہقی شعب الایمان

ترجمہ۔ عبداللہؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال کے کسب کا تلاش کرنا دوسرے فرائض عینیہ کے بعد یہ بھی فرض ہے۔

نویں

سب سے پاکیزہ رزق اپنے ہاتھ سے کمایا ہوا ہوتا ہے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ رواہ احمد۔

ترجمہ۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے۔ کہا۔ عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ سب سے پاکیزہ کسب کونسا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے ہاتھ سے کام کیا ہوا۔ اور ہر وہ بیع جو خیانت سے پاک ہو۔

دسویں

تجارت پیشہ لوگوں کی راہنمائی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ

ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قسم سامان (تجارت کو تو) بکوانے والی ہے۔ (یعنی قسم خواہ غلط ہو۔ گاہک قسم پر اعتماد کر کے مال تو لے ہی جائیگا) برکت کو فنا کرنے والی ہے۔

گیارھویں

بہت زیادہ سچ بولنے والا تاجر انبیاء علیہم السلام۔ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ رواہ الترمذی والدارمی والدارقطنی۔

ترجمہ۔ ابی سعید سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ امانتدار تاجر انبیاء۔ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

بارھویں

سود لینے والے دینے والے دستاویز لکھنے والے اور اس معاملہ پر گواہ بننے والے پر لعنت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رواہ مسلم

ترجمہ۔ جابرؓ سے روایت ہے۔ کہا سود کھانے والے۔ سود کھلانے والے۔ اور اس کے لکھنے والے اور اس کے دو گواہ بننے والے سب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

انسان کی ذمہ داریاں

برادران اسلام۔ پیدائشی طور پر اگرچہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مگر نتیجہ کے لحاظ سے تب ہی اشرف المخلوقات رہ سکتا ہے۔ جب انسانی ذمہ داریوں کو پورا کر دے۔ اور اگر بالفرض انسانی ذمہ داریوں کو پورا نہ کیا تو پھر ارذل المخلوقات ہو جائے گا۔ پھر سور اور کتے سے بھی بدتر ہو جائے گا۔ جو ارذل المخلوقات سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ سور اور کتے پر اللہ تعالےٰ کی لعنت نہیں پڑتی۔ اور اس نا فرض شناس انسان پر لعنت پڑے گی۔ اور سور اور کتے مرنے کے بعد جس گڑھے میں دفن کئے جائیں گے وہ گڑھا جہنم کا گڑھا نہیں ہو گا۔ اور قیامت کے دن سور اور کتے دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ مگر یہ نا فرض شناس انسان دوزخ میں جائے گا۔ اللھم لا تجعلنا منھم

ذمہ داریوں کی دو قسمیں

پہلی قسم کی وہ ذمہ داریاں ہیں۔ جن کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہے۔ دوسری قسم کی وہ ذمہ داریاں ہیں۔ جن کا تعلق مخلوق سے ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھنے والی ذمہ داریوں کی بھی دو قسمیں ہیں

جنہیں عبادات بدنیہ اور مالیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً نماز اور روزہ عبادات بدنیہ میں سے ہیں اور زکوٰۃ عبادات مالیہ میں سے ہے اور حج میں دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ مال بھی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور بدن کو بھی اپنے وطن سے اٹھا کر خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچانا پڑتا ہے۔

بدنی عبادت (نماز) اور مالی عبادت (زکوٰۃ) ادا کرنے والے قیامت کے دن عذاب الٰہی سے بچ جائینگے

پہلا ثبوت

(وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) سورۃ التوبہ رکوع ۹ پارہ ۱۰

ترجمہ۔ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حاصل

اللہ تعالےٰ کی رحمت سے حصہ پانے والوں کے اوصاف

ایمان لانے والے۔ نیکی کا حکم کرنے والے۔ برائی سے روکنے والے۔ باقاعدہ نماز پڑھنے والے اور باقاعدہ زکوٰۃ دینے والے اللہ تعالےٰ کے حکم کی تابعداری کرنے والے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تابعداری کرنے والے۔ مذکورۃ الصدر صفتوں کے باعث ان پر اللہ تعالےٰ کا انعام ملاحظہ (وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝)

سورہ التوبہ رکوع ۹ پارہ ۱۰

ترجمہ۔ اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔ اور عمدہ مکانوں اور ہمیشگی کے باغوں میں اور اللہ کی رضا ان سب سے بڑی ہے۔ یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔

دُوسرا ثبوت

(تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۙ هُدًی وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝) سورہ لقمٰن رکوع ۱ پارہ ۲۱

ترجمہ۔ یہ آیتیں حکمت والی کتاب کی ہیں۔ جو نیک بختوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ وہ جو نماز ادا کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

ہدایت پر ہونے اور نجات پانے

کے تینوں کا باعث تو یہی بنا۔ کہ نماز پابندی سے پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔

تیسرا ثبوت

(قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝) سورہ المومنون رکوع ۱ پارہ ۱۸

ترجمہ۔ بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں پر اس لئے کہ ان میں کوئی الزام نہیں۔

حاصل

مذکورۃ الصدر آیات میں عذاب الٰہی سے نجات پانے والوں کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ ایماندار ہونا۔ نمازوں میں عاجزی کرنا۔ فضول کاموں سے بچنا۔ زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرنا۔ اپنی شرمگاہوں کو بے موقعہ استعمال نہ کرنا۔ برادران اسلام آپ نے محسوس کیا۔ کہ قرآن مجید سے تین حوالے جو دیئے گئے ہیں۔ جن میں اللہ تعالٰے کے عذاب سے بچنے والوں کی صفتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان تینوں میں نماز اور زکوٰۃ کا ذکر بار بار آیا ہے۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ مسلمان کے لئے ان کی پابندی کس قدر لازمی ہے۔ بخلاف اس کے عام طور پر آپ مسلمانوں کو بے نماز پائیں گے۔ وما علینا الا البلاغ۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی سزا

ملاحظہ ہو

(وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝)

سورہ التوبہ رکوع ۵ پارہ ۱۰

ترجمہ۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دے۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائیگا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ سو اس کا مزہ چکھو۔ جو تم جمع کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والی ذمہ داری جو انسان پر عائد ہوتی ہے

(وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ۫ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝)

سورہ الاعراف رکوع ۱۱ پارہ ۹

ترجمہ۔ اور میری رحمت سب چیزوں سے وسیع ہے۔ پس وہ رحمت ان کے لئے لکھوں گا۔ جو ڈرتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امّی ہے۔ جسے اپنے ہاں توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے۔ اور برے کام سے روکتا ہے۔ اور ان کے لئے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے۔ اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔ اور ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ قیدیں اُتارتا ہے۔ جو ان پر تھیں۔ ... جو لوگ ... اس پر ایمان لائے۔ اور اس کی حمایت کی اور اسے مدد دی اور اس نور کے تابع ہوئے۔ جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

رحمت الٰہی کے حاصل ہونے کے شرائط

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمّت کے لئے جو دعائیں کی تھیں۔ اللہ تعالٰے نے ان کی قبولیت کے لئے جو شرطیں لگائی تھیں۔ ان میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری بھی تھی۔ لہٰذا یہ چیز ثابت ہوئی۔ کہ جب موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی اُمّت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر معاملہ میں تابعداری ضروری اور فرض عین ہے۔ اور اس کے سوا ان انبیاء علیہم السلام کی اُمّتوں کو عذاب الٰہی سے نجات حاصل نہیں ہوگی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت کے لئے تو بطریق اولیٰ ہر معاملہ میں آپ کی تابعداری فرض عین ہوگی۔ اب ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس آئینے میں اپنا منہ دیکھ لے۔ وما علینا الا البلاغ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کی سزا

(وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝)

سورہ النساء رکوع ۱۷ پارہ ۵

ترجمہ۔ اور جو کوئی رسول کی مخالفت

کرے۔ بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہے۔ اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے۔ جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اُسے دوزخ میں ڈالیں گے۔ اور وُہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

تابعداری

برادران اسلام۔ یاد رکھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تابعداری کا مطلب یہ ہے کہ جو دین آپ نے اپنی اُمّت کو سکھلایا ہے۔ جس کا منبع قرآن مجید ہے۔ اور جس کی علمی شرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے اور جس کا عملی نمونہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جسے سنّت نبوی کہا جاتا ہے۔ اس دین کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اور اگر اس مذکور الصدر مسلک سے ہٹ کر اپنی طرف سے کچھ چیزیں ایجاد کریں۔ اور ان کی پابندی کریں۔ اور اس طریق کار کو خیال کریں۔ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حق ادا کر دیا۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور انور اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد حقوق العباد کی فہرست میں والدین۔ بھائی بہنیں۔ بیوی بچّے اور دوسرے مسلمان بھی داخل ہیں

ان سب کے حقوق اگر کتاب و سنت کی روشنی میں بالتفصیل بیان کئے جائیں تو خطبہ بہت لمبا ہو جائے گا۔ اس لئے ایک اجمالی خاکہ عرض کئے دیتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس پر عمل کرنے سے نجات ہو جائیگی۔ اور ان کے حقوق اس سے پہلے "خدام الدین" میں وقتاً فوقتاً بیان ہوتے بھی رہے ہیں۔ اجمالی طور پر مختصر سا خاکہ اب بھی عرض کئے دیتا ہوں۔ مذکور الصدر حقداروں میں سے سب سے زیادہ حقدار ماں باپ ہیں ان کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا سب سے مقدم ہے۔ اسی لئے اگر خدانخواستہ ہماری بیوی اور ماں میں اس قدر عداوت اور ضد پیدا ہو جائے کہ لازمی طور پر ایک کو رکھنا اور دوسری کو نظرانداز کرنا پڑے تو ماں کو رکھا جائے اور بیوی کو صاف کہہ دیا جائے کہ اگر میرے گھر میں رہنا ہے۔ تو میری ماں کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ ورنہ تمہیں چھوڑ سکتا ہوں ماں کو نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ ماں اور نہیں مل سکتی اور بیویاں کئی مل سکتی ہیں۔

ایک خطرناک غلطی

خطرناک غلطی سے میری مراد ماں باپ کی ایک خطرناک غلطی ہے۔ ماں باپ کے ذمہ اولاد کی جسمانی تربیت کے علاوہ بحیثیت مسلمان ہونے کے اولاد کو مذہب اسلام کی بقدر ضرورت تعلیم دلانا بھی فرائض عینیہ میں سے ہے جس سے بچّہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے احکام سے اتنا واقف ہو جائے کہ دُنیا میں رہتے ہوئے اپنے ایمان اور اسلام کو محفوظ رکھے۔ اور مرنے کے بعد عذاب قبر اور عذاب جہنم سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ اتنی تعلیم خود دیں۔ یا کسی عالم ربّانی سے دلائیں۔ میرے موجودہ دور کے مسلمانوں میں سے اوسطاً سو فیصدی میں سے ایک مسلمان کو بھی اس فرض منصبی کا احساس نہیں ہے۔ یہ تو سب چاہتے ہیں کہ بیٹا کوئی نہ کوئی کمال حاصل کر لے۔ تاکہ اس کی دُنیا کی زندگی عزّت اور آبرو سے گزرے۔ مگر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے دین کی تعلیم دلانے کا عموماً خیال تک بھی دل میں نہیں گزرتا۔

قیامت کے دن اولاد کا ماں باپ پر لعنتیں بھیجنا

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ سورہ الاحزاب رکوع ۸ پارہ ۲۲

ترجمہ۔ جس دن ان کے مُنہ آگ میں اُلٹ دیئے جائیں گے۔ کہیں گے۔ اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا۔ اور کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب انہیں دُگنا عذاب دے۔ اور ان پر بڑی لعنت کر۔

قیامت کے دن لعنتوں سے بچنے کا طریقہ

فقط یہ ہے۔ کہ ماں باپ اولاد کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے اتنا ضرور روشناس کرائیں جس سے وہ اپنا ایمان بچا سکیں۔ اور دُنیا میں ایسا طرز زندگی اختیار کریں۔ جس سے قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔ مثلاً انہیں توحید اور شرک میں تمیز ہو جائے۔ ایمان اور کفر میں تمیز ہو جائے۔ فرائض عینیہ کو سمجھ جائیں۔ کہ ہمیں دُنیا میں رہتے ہُوئے کیا کیا کرنا چاہئے۔ اور محرمات کا علم ہو جائے کہ فلاں فلاں کام حرام ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

نوعمر بچوں پر قرآن مجید کی تعلیم کا اثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امتحان سالانہ درس کلام مجید و حدیث شریف مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ لاہور

وقت ۴ گھنٹے کل نمبر ۱۲۰

۱- (ا) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ... الخ پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۴۵ کا ترجمہ لکھو اور فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ - یہ کفارہ ظالم کے گناہوں سے یا مظلوم کے گناہوں سے؟ اس میں راجح قول نقل کرو۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اس آیت میں هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور آیت سابق میں هُمُ الْكٰفِرُوْنَ فرمایا گیا ہے۔ اور دونوں کا فرق بیان کرو۔

(ب) پارہ ۷ سورہ الانعام آیات ۹۵، ۹۶ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى .... الی .... عَزِيْزِ الْعَلِيْمِ کا ترجمہ لکھو اور دونوں آیات کا مطلب مثالیں دے کر واضح کرو۔ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا جو فرمایا ہے۔ یہ سورج کا منفی پہلو ہے۔ یا پروردگار نے رات آرام کے لئے مستقل چیز بنائی ہے۔ **۱۵**

۲- کوئی سی چھ آیات کا ترجمہ لکھو۔ نیز آیت کے نمبر اور سپارہ تحریر کرو۔ **۳۰**

۳- (ا) حدیث ۵۵ عَنِ النَّوَّاسِ رض۔ رواہ مسلم۔ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

(ب) فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَّاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ ان دونوں قوموں میں سے تمہارے نزدیک کونسی بہتر ہے اول یا آخر؟ نیز اس عبارت کا ترجمہ بھی لکھو۔

(ج) وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ یہ جو فرمایا گیا ہے کہ زمین کے خزانے اس کے ساتھ ہوں گے یہ لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے ہوگا یا امتحان کیلئے؟ (۳۵)

۴- قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں کیا نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں اور اس تعلیم سے بے بہرہ رہنے کے کیا نقصانات ہیں؟ (۱۵)

(۵) اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے جو نمایاں فرق تم میں واقع ہوا ہے قلمبند کرو (۱۵)

(۶) تبلیغ دین ہر مسلمان کا فرض ہے۔ دین کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تم نے یہ فریضہ کہانتک ادا کیا ہے؟ (۱۰)

نام۔ محمد آصف

سوال ۳۔ (ا) حضرت النواسؓ ابن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دجال ظاہر ہوا جبکہ میں تم میں (یعنی میرے ہوتے ہوئے) ہوں تو میں تم سب کی طرف سے اُس کا مقابلہ کر لوں گا۔ اور اگر وہ ظاہر ہوا جبکہ میں تم میں نہ ہوں گا۔ تو ہر شخص مقابلہ کرے گا اپنے نفس کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ وکیل ہے میری طرف سے ہر مسلمان کا۔

(ب) ترجمہ۔ پھر وہ جائے گا ایک قوم کے پاس اُن سے کہے گا مجھ پر ایمان لاؤ سو وہ ایمان لے آئیں گے اُس پر۔ پھر وہ حکم کرے گا ابر کو پھر وہ مینہ برسائے گا اور انکی کھیتیاں سرسبز ہو جائیں گی۔ ان کے رزق کی فراوانی۔ اُن کے جانور طاقتور ہو جائیں گے۔ اور اُن کے تھن دُودھ سے بھر جائیں گے۔ پھر وہ (یعنی دجال) جائے گا ایک اور قوم کی طرف۔ پھر کہیگا ان کو مجھ پر ایمان لاؤ۔ سو وہ نہ ایمان لائیں گے۔ پھر وہ ہو جائیں گے خشک سالی میں مبتلا اور ہر قسم کا مال اُن سے ضائع ہو جائیگا

ان دونوں قوموں میں سے دوسری قوم ہمارے نزدیک بہتر ہے۔ کیونکہ وہ ایماندار رہی اور اس نے دنیا میں دولت دے دی۔ اور آخرت میں اُن کے لئے اُس سے کئی گنا زیادہ اجر ہوگا۔

(ج) ترجمہ۔ پھر وہ گزرے گا ایک ویران زمین پر سے۔ پھر کہے گا اُسے کہ اپنے خزانے باہر نکال دے۔ پھر نکلیں گے وہاں سے خزانے اس طرح جس طرح شہد کی مکھیاں رانی کے پیچھے بھاگتی ہیں۔

یہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے نہیں ہوگا لیکن صرف امتحان کے لئے اُس وقت بڑا سخت وقت ہوگا۔ ایک طرف دُنیا کی دولت کا لالچ اور دوسری طرف اللہ کا خوف اور بہشت کے باغات ہوں گے۔ یہ کام دجال صرف اس لئے کرے گا۔ تاکہ لوگوں کے ایمان کو خراب کرے اور اُن کی زیادہ سے تعداد کو دوزخ کی طرف لے جائے۔

سوال ۴۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کا علم ایک ایسا علم ہے جو کہ ہر ایک انسان کو دنیا میں معاشی، ثقافتی اجتماعی اور سیاسی اور ہر قسم کے مسائل کے لئے روشن دلائل اور نصیحت آموز نتائج ظاہر کرتا ہے۔ یعنی دنیا کے لئے ہر انسان کو چاہیئے وہ تاجر ہو یا ملازم، آقا ہو یا غلام، غریب ہو یا امیر غرضیکہ ہر ایک انسان کے لئے ان کا پڑھنا دُنیا کے لئے فائدہ مند ہے۔ قرآن اور حدیث شریف کا علم ہی ایک ایسا علم ہے جو دنیا میں رہنے سہنے کے اچھے طریقوں، اخلاق اور اچھے کام کرنے اور بُرے کاموں سے روکنے اور نیک و بد میں تمیز اور پاک رہنے کے طریقوں سے ہمیں روشناس کرتا ہے اس کے علاوہ یہ علم صرف دنیا کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ بلکہ آخرت کی زندگی کے لئے ہمیں بہشت کے باغات اور اللہ تعالےٰ کے عذاب سے بچنے اور ہر قسم کے آرام و راحت کی خوشخبری دیتا ہے۔ ان کی تعلیم سے ناواقف اور بے بہرہ رہنے سے دُنیا اور آخرت دونوں کا بہت زیادہ نقصان ہے۔ دُنیا کا تو یہ کہ جانوروں کی طرح دُنیا میں آئے۔ نہ سوچا نہ سمجھا کہ کس نے ہمیں پیدا کیا اور اس کائنات کو کس نے پیدا کیا۔ پیدا کرنے والا کون ہے اور اُس کے پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے اور ہمارے فرائض کیا ہیں اور ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا کرنا چاہیئے۔ بس دنیا میں چار دن کی زندگی جو کہ آندھی کی طرح گزر رہی ہے اچھی بسر کر کے ہمیشہ کی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ڈال لیا اور اس طرح سے آخرت کے انعاموں اور نعمتوں سے محروم ہو گئے۔ اگر قرآن اور حدیث کے علم سے واقف ہوتے تو ضرور دنیا میں اچھی گزرتی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی کرتا۔ لیکن جنہوں نے دنیا ضائع

کر دی۔ سو اُن کی آخرت بھی ضائع ہو گئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ قرآن اور حدیث کا علم دنیا اور آخرت دونوں کے لئے فائدہ مند اور ضروری ہے۔

سوال ۵: اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے ہم میں بہت سے فرق نمایاں ہوئے ہیں۔ مثلاً سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اس درسگاہ میں ہم نے قرآن اور حدیث پڑھی۔ اور ان کو پڑھ کر اپنے آپ کو اور اپنے رب کو پہچانا۔ اور ہم پر جو فرائض اپنے رب کی طرف سے عائد ہوتے ہیں۔ اُن سے ہم واقف ہوئے اور اُن پر کاربند رہنے کے لئے اپنی پوری پوری کوششیں کرتے ہیں اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نیکی اور بدی اچھی اور بُری چیز سے اور اچھے اور بُرے کام میں تمیز کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن اور حدیث پڑھنے کے بعد ہم نے اپنے ایمان کو مضبوط کر لیا۔ خدانخواستہ کل کو اگر ہمیں کوئی گمراہ کرنا چاہے تو اگرچہ قلیل علم ہونے کی وجہ سے ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم اپنے آپ کو اچھی طرح بچا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم قرآن اور حدیث پڑھ کر ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری دنیا بھی اچھی گذر رہی ہے اور انشاءاللہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت بھی دے گا۔ ہم اللہ سے نا امید نہیں ہیں۔ خدا ہم کو اس کا اجر دے اور ہمارے اُستاد اور مدرسہ قائم کرنے والوں اور چلانے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین

سوال ۶: تبلیغ دین ہر مسلمان کیلئے فرض ہے قرآن اور حدیث دونوں ہمیں اس فرض سے آگاہ کرتے ہیں۔ لیکن دین کی تعلیم حاصل کر کے ہم ابھی عالم نہیں بنے کہ ہم کسی کافر کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔ ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہم اپنے آپ کو گمراہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ ابھی تک ہم تبلیغ دین کرنے کے قابل نہیں۔ البتہ جہاں کوئی اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہو رہی ہو۔ اس سے کوشش کر کے ہر ممکن طریقے سے بچتے ہیں اور اگر موقعہ ہو تو ہم ان کو اس بُرے کام سے منع بھی کرتے ہیں۔ باقی آپ دعا کریں کہ خدا ہم کو ایسا بنا دے کہ ہم تبلیغ دین کر سکیں۔ اور دین میں کسی کافر کے سامنے کھڑے ہو کر مقابلہ کر سکیں۔ آمین۔

سوال ۷: دل اور لکھ دیا ہم نے ان پر جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخم کے برابر زخم۔ پھر جس کسی نے معاف کر دیا۔ سو وہ ہو گیا کفارہ اُس کی طرف سے۔ پھر جس کسی نے نہ عمل کیا اُس پر جو کہ نازل ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے سو وہ ہو گیا ظالم لوگوں میں سے۔

یہ کفارہ جس کا بیان اس آیت میں آیا ہے یہ مظلوم کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ بعض علمائے دین نے اس کا مطلب اس طرح بیان کیا ہے۔ کہ اگر مظلوم معاف کر دے تو وہ ظلم جو ظالم نے کیا تھا وہ معاف ہو گیا اور بعض نے ایسا لکھا ہے کہ یہ کفارہ مظلوم کے دوسرے گناہوں جن کی وجہ سے اُس پر ظلم ہوا یا اس کے علاوہ اُس کے دوسرے گناہ جس کی وجہ سے اُسے سزا ملنی تھی وہ سزا اس کو معاف ہو گئی اس رائے پر زیادہ علماء کا اتفاق ہے۔

اس آیت میں آخر میں لکھا گیا کہ جو کوئی ان حکموں کی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے تابعداری نہ کرے سو وہ ظالموں میں سے ہوگا اور اس سے پہلی آیت کے آخر میں آیا ہے۔ کہ جو کوئی اس کے مطابق تابعداری نہ کرے گا جو کہ نازل ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ سو وہ ہو گیا کافروں میں سے۔ اس آیت میں کیونکہ عقیدے کی بحث ہے اور اس حکم کا اثر ایمان اور عقیدے پر ہے۔ اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی اس کی نافرمانی کرے گا وہ کافروں میں سے ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تورات بھی ہم نے نازل کی۔ جس میں ہدایت اور نور ہے اور ان پر عمل کیا اور تابعداری کی نبیوں نے اور اچھے لوگوں نے اور اب تم مجھ سے ڈرو اور لوگوں سے نہ ڈرو۔ اور میری آیات پر تھوڑا مول نہ لو۔ یعنی ضائع نہ کرو۔ اور اگر تم نے ایسا کیا تو تم کافروں میں شمار کیے جاؤ گے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے فیصلے اس طرح کیا کرو۔ یعنی اس آیت میں عقیدے کی اور ایمان کی کوئی بحث نہیں۔ البتہ اگر تم کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہے دُنیا کے لئے اور آخرت کے لئے اور اگر نہ عمل کرو گے تو تم ظالموں میں سے ہو۔ یعنی اگر عمل نہ کرو گے تو تم کو اس کی سزا دی جائے گی۔ دُنیا اور آخرت دونوں میں یا جس میں اللہ تعالیٰ چاہے۔

اس لئے یہاں ظالمون فرمایا گیا ہے۔

سوال ۱۔ آیات ۹۵، ۹۶ پ

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نکالتا ہے۔ دانہ اور گٹھلی۔ نکالتا ہے مُردہ سے زندہ اور نکالنے والا ہے زندہ سے مُردہ۔ یہی ہے اللہ تعالیٰ پھر کبھی تم فکر نہیں کرتے۔ ۹۶ ٹکڑوں کو نکالنے والا ہے صبح کی روشنی کو اور بنایا رات کو تمہارے لئے سبب آرام کا اور سُورج اور چاند کو حساب کے لئے یہ ہے اندازہ زور والے جاننے والے کا۔

سوال ۱ ب۔ مثلاً اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ایک رائی کے برابر دانے سے ایک بہت بڑا بڑھ کا درخت بنا دیتا ہے اور کھجور کی گٹھلی سے کھجور کا ایک تناور درخت پیدا فرما دیتے ہیں۔ جس سے کئی کئی من کھجوریں دستیاب ہوتی ہیں۔ وہ زندہ جان سے مُردہ پیدا فرماتے ہیں۔ مثلاً مرغی کا انڈہ مرغی جاندار ہے۔ اور انڈہ بیجان۔ پھر مُردہ سے زندہ نکالتا ہے۔ یعنی بے جان انڈے سے چوں چوں کرنے والا ننھا سا خوبصورت چوزہ نکل آتا ہے۔ دن اور رات کا مسلسل سلسلہ بنا رکھا ہے۔ اندھیری رات میں صبح کی روشنی کا نکل آنا جو ہمارے لئے وقت معاش ہے۔ اس کے بعد پھر رات کا آنا جو ہمارے لئے آرام کا سبب ہے۔ سورج اور چاند کو دنیا کے حساب کے لئے پیدا فرمایا تاکہ مہینے سال اور دنوں کا اندازہ لگایا جا سکے۔ اس کے علاوہ خلق اللہ کو ان سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کا اندازہ بالکل درست ہے۔ انسان کی عقل عاجز آ جاتی ہے۔ خدائے پاک کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

رات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مستقل طور پر اپنی مخلوق کے لئے آرام کا سبب بنایا ہے۔ نحوست کا منفی پہلو نہیں

سوال ۳ (ا)۔ نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق۔ اگر وہ میری موجودگی میں آیا تو میں سب کے لئے اس کا مقابلہ کروں گا۔ اگر وہ میری عدم موجودگی میں آیا تو ہر شخص اپنا خود ذمہ دار ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے وکیل ہے

سوال ۳ ب۔ پھر دجال ایک قوم کو اپنی طرف دعوت دیگا اور وہ ایمان لے آئیں گے۔ پھر بادل کو حکم دے گا کہ بارش برسا۔ بارش نازل ہوگی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہو جائیں گی۔ وہ لوگ خوش حال ہو جائیں گے۔ پھر ایک قوم کی طرف جائیگا اور کہے گا۔ کہ مجھ پر ایمان لاؤ۔ وہ لوگ انکار کر دیں گے۔ چنانچہ وہ ان کے لئے تنگی پیدا کر دیگا اور تباہ و برباد کر دیگا۔ ان کے مالوں میں سے کوئی چیز نہ رہیگی۔ حقیقت میں یہی دوسری قوم ایماندار ہوگی۔

سوال ۳ ج

زمین کے خزانے جو دجال کے ساتھ ہوں گے یہ لوگوں کے امتحان کے لئے ہوں گے۔ فلاح و بہبود کے لئے نہیں۔

سوال ۴: قرآن مجید اور حدیث شریف۔

قرآن مجید اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہم تک پہنچا۔ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات رکھنے والی

کتاب ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو اس مقدس کتاب پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں زندگی بسر کریگا۔ ہم ذمہ لیتے ہیں کہ اُس کی دُنیا کی زندگی بھی خوشگوار ہوگی۔ اور موت کے بعد جنت کا وارث ہوگا۔ اور ہمیشہ کے لئے خوش و خرم رہیگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور جو شخص اس سے روگردانی کرے گا۔ ہم اُسے چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے۔ اس پر عمل کرنے سے انسان سوہنا انسان بن جاتا ہے۔ اس کی مثال اس سیب کی ہے جو دیکھنے میں دلکش سونگھنے میں خوشبودار۔ کھانے میں خوش ذائقہ۔ جب معدہ میں جائے تو تقویت بخشے۔ اسی طرح سوہنا انسان وہ ہے۔ جس پر قرآن پاک پر عمل کرنے سے رنگ آیا ہو۔ یہ رنگ اللہ کا ہے۔ اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ اور کس کا ہو سکتا ہے۔ اس رنگ سے رنگے ہوئے انسان سے نیر ہی نیر صادر ہوگی اس کی آنکھ سوہنی ہوگی۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ غرضیکہ بدن کا ہر عضو رضائے مولا کے لئے آئینہ اس کے شرح میں احادیث نبی کریم ہیں۔ قرآن پاک کے احکام کی تفصیل حدیث پاک سے ملتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ ان کے نقش قدم پر گامزن ہو کر ہم دین و دنیا کی ترقی کے منازل طے کرکے کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ اگر قرآن اور حدیث کے احکام کو پس پشت ڈال دیا جائے تو دُنیا بھی برباد اور آخرت میں ذلت و رسوائی کا عذاب ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ خدائے پاک سب کو قرآن پاک اور حدیث شریف کی دل سے عزت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یعنی صدق دل سے عمل پیرا ہو کر ایمان نصیب کرے۔ آمین۔

سوال ع۵ درس گاہ

الحمد للہ خدائے قدوس وحدہٗ لا شریک کا کروڑ کروڑ بار شکر ہے کہ اس نے اس گنہگار کو قرآن پاک اور حدیث شریف کے معانی اور مطلب پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میرے دل میں ایک بہت بڑی تمنا تھی کہ خدائے پاک مجھے یہ نعمت نصیب فرمائے۔ اس درسگاہ میں حاضر ہونے سے دل میں بہت بڑا سرور پیدا ہوتا ہے۔ دل بیوں اُچھلتا ہے۔ جیسے قرآن مجید و حدیث شریف کے پڑھنے سے ایک بیش بہا خزانہ مل گیا۔ گھر میں اگر کوئی کام بھی نکل آئے اور ادھر اسی وقت یہاں کی حاضری کا وقت ہو جائے۔ تو دل کی آواز یہی کہتی ہے۔ پہلے ادھر آنا چاہیئے۔ اور یہ گنہگار مجبور ہو جاتا ہے بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان بالکل درست ہے کہ اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے دنیا کے مال و دولت اور حکومت سے سُکھ اور چین نہیں۔ دل یہ چاہتا ہے کہ خدائے پاک مجھے مرتے دم تک قرآن پاک اور حدیث شریف پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ توحید و شرک میں تمیز ہو گئی ہے۔ طبیعت کا رُخ خدا کے فضل سے نیکی کی طرف سرعت سے مبذول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین

سوال ع۶ تبلیغ دین ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مثلاً گھر کے سردار کو چاہیئے کہ پہلے وہ اپنے آپ کو دین کے مطابق بنائے۔ اپنی بیوی بچوں، بھائی بہنوں اور برادری والوں کو دین کی تبلیغ کرے۔ ہمسایوں کو اس کی طرف رغبت دلائے۔ اگر ایک شخص کو خدا نے حکومت دی ہے تو اس پر فرض ہے کہ وہ دین کی اشاعت کرے۔ خدا کے فضل سے جب سے اس گنہگار کو دین کی سمجھ عطا ہوئی ہے جو کچھ میں سنتا یا پڑھتا ہوں۔ بعینہٖ گھر میں دوستوں میں اور واقف کار لوگوں میں پہنچا دیتا ہوں۔ بہت سے لوگوں کو ہدایت ہو چکی ہے اور ان کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ کاش ہم اس سے پہلے دین کو اپنا لیتے۔ مگر تاہم ان کو ذوق اور شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اب وہ لوگ بہت مسرور ہیں۔ ان کے دلوں کو بھی سُکھ اور چین ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اور ایمان کی دولت نصیب فرما کر دُنیا سے اُٹھائے۔ آمین۔

نام۔ عبدالحمید مرزا

سوال ع۱ ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے دانہ اور گٹھلی۔ نکالتا ہے زندہ مُردہ میں سے اور نکالنے گا مُردہ زندہ سے۔ اللہ تعالیٰ وہی ہے پس تم کیوں توقف کرتے ہو۔ ۵۔ اللہ تعالیٰ روشنی پیدا کرنے والا ہے اور بنائی تمہارے لئے رات آرام کے لئے اور سورج اور چاند تمہارے حساب کے لئے۔ یہی تقدیر عزت والے اور زبردست جاننے والے کی ہے۔

مطلب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے دانہ اور گٹھلی پیدا کی۔ دانہ سے اناج۔ گندم دال وغیرہ اور کئی قسم کے درخت پیدا ہوتے ہیں اور گٹھلی سے بھی کئی قسم کے درخت۔ مثلاً آم کھجور۔ بیری پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان بہت فصیح ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دانہ اور گٹھلی کا لفظ کہا ورنہ تو بیج بھی کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم زندہ سے مُردہ نکالتے ہیں اور مُردہ سے زندہ اس کی زندہ مثال یہ ہے کہ تمام پرندے انڈے دیتے ہیں جو کہ مُردہ ہوتے ہیں۔ جب پرندے ان انڈوں کو سیتے ہیں تو ان سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح مُرغی انڈا دیتی ہے تو وہ مُردہ ہوتا ہے۔ لوگ اس کو کھاتے ہیں۔ لیکن اسی مُردہ انڈے سے بچہ یعنی مُرغی کا چوزا پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تمہارے لئے روشنی پیدا کی۔ اگر ہر وقت اندھیرا چھایا رہتا تو دنیا کا کام کاج معطل ہو کر رہ جاتا۔ جس طرح رات کے وقت ہر روز ہوتا ہے کہ تمام کائنات رات کو آرام کرتی ہے کیونکہ رات کی تاریکیوں میں کاروبار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند ہمارے لئے بنائے ہیں۔ تاکہ ہم ان سے اپنے مہینوں کے حساب پورے کریں۔ اسلامی مہینے چاند کے نکلنے پر شروع ہوتے ہیں اور سورج کی شعاعوں سے پتہ چلتا ہے کہ اب گرمی یا سردی کا موسم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جعل الیل سکنا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رات آرام کے لئے بنائی ہے۔ تاکہ ہم دن بھر کی محنت سے چور ہو کر رات کو آرام کریں۔ رات کا ظاہر ہونا سورج کا منفی پہلو نہیں۔ یعنی جب رات آتی ہے تو سورج غروب ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رات آرام کے لئے بنائی ہے۔ اگر دُنیا کے ایک حصّے میں رات کا ظہور ہوتا تو دُنیا کے دُوسرے حصّے میں سورج چمک رہا ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سُورج غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیا کے کسی نہ کسی حصّے پر ضرور چمک رہا ہوتا ہے۔ اس لئے رات سورج کا منفی نہیں۔ یعنی رات سورج کے غروب ہو جانے کے بعد ظہور میں آتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آرام کے لئے ایک مستقل چیز پیدا کی ہے۔ اور رات اسی وقت سے ظہور میں آ رہی ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو بنایا ہے

سوال ع۳ حضرت نواسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر فرمایا۔ کہا کہ اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو پھر میں اس کے لئے کافی ہوں۔ اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کے ساتھ اس سے لڑنے والا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا خلیفہ ہوگا۔ (رواہ مسلم)

(ب) پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور اس کو دعوت دے گا۔ سو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے۔ سو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسا اور زمین کو حکم دے گا کہ اپنی تمام چیزیں پیدا کر۔ سو ان کے مویشی چرنے

باقی …

نام عبد الصمد

سوال ۴ قرآن و حدیث شریف کی تعلیم سے [دنیا] و آخرت میں حسب ذیل نتائج و ثمرات ہیں۔
جب انسان نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھ کر [قرآ]ن پاک و حدیث شریف کی باتیں سنتا ہے۔ تو [اس] کی طبیعت نیکی کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ [اس]ے نیکی کرنے کے اوپر ہر چیز کو سمجھنے کی طاقت [عطا] فرماتا ہے۔

قرآن حکیم ہم سے پہلی قوموں کی زندگی اور انبیاء [علیہم السلام] کے حالات کی عکاسی کرتا ہے اور ہمارے لئے [سبق] ہے کہ ہم ان کی زندگی سے سبق حاصل کریں [جن] کو اللہ تعالےٰ نے پسند کیا اور انسان کو عبادت [کے] لئے پیدا کیا۔ ہمارے اصول قرآن کریم میں [نا]زل ہیں۔ زندگی کے ہر موضوع کو سمجھنے کیلئے [ہمیں] قرآن حکیم کی ضرورت ہے۔

حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے [ارش]ادات ہیں جو اللہ کی طرف سے ہماری رہنمائی کے [لئ]ے بھیجے گئے تھے۔ جس کو ہم اپنا رسول و [رہبر] مانتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کے اقوال کی [پیرو]ی کریں اور انکے نقش قدم پر چلیں۔ جو انسان [حد]یث سننے سے بے بہرہ ہے۔ وہ کسی صورت [میں] بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر نہیں چل [سک]تا۔ فارسی کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

[صحب]ت صالح ترا صالح کند — صحبت طالع ترا طالع کند

[اس] لئے ہمیں اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ [رہن]ا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کو پسند کرتے ہیں۔

سوال ۵۔ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے [می]ں بہت شرارتی تھا اور ایک جماعت کا رکن تھا [جو] شرارت میں امیر و غریب سب سے یکساں سلوک [کر]تی۔ ہر انسان کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ ہر [راہگ]یر پر آوازے کسنا ہمارا معمولی شغل تھا۔ بلاوجہ [باز]اروں میں گھوما کرتے تھے۔
مگر جس دن سے میں اس مدرسہ میں داخل ہوا [ہو]ں۔ مندرجہ بالا سب باتیں ایک نامعلوم منزل کی طرف [پر]واز کرتی ہوئی چلی گئی ہیں اور تمام ساتھی چھوٹ [گئ]ے ہیں۔ میرا ماحول و عادات بدل گئے ہیں۔ اب [میر]ے ساتھی وہی ہیں جو میرے ساتھ حدیث و [قرآ]ن پڑھتے ہیں۔

سوال ۶۔ تبلیغ دین ہر مسلمان پر فرض ہے اس [لئے] میں جو کچھ یہاں سے پڑھ کر جاتا ہوں اپنے [سات]ھیوں کو بتاتا ہوں اور خود بھی اس پر عمل کرنیکی [کوش]ش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے [عمل] کا سبق دے۔ دین کی خدمت کیلئے ہمیں سب کچھ [قربا]ن کر دینا چاہیئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [نے] فرمایا کہ تم میں سے "بہتر وہ شخص ہے جو قرآن [پڑھ]ے اور پڑھائے"۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ تاکہ دین کی خدمت میں ہمارا حصہ بھی ہو جائے۔

سوال ۳۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس جائیگا اور انہیں دعوت دیگا اپنے باطل کی طرف وہ مان جائینگے وہ آسمان سے کہیگا کہ مینہ برسا اور زمین سے کہیگا کہ اپنی کھیتی پیدا کر تو سبزہ ہوگا پھر ان کے جانور (جو قوم دجال پر ایمان لے آئیگی) باہر چرنے کے لئے جائیں گے اور خوب سیر ہو کر آئیں گے۔ انکی کوکھیں بھری ہوئی ہونگی۔ ان کے تھنوں میں بہت دودھ ہوگا۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس جائے گا اور اپنے باطل کی دعوت دے گا۔ وہ اسکی دعوت کو رد کردینگے وہ ان کے پاس انکے مالوں میں سے کچھ نہیں رہنے دیگا اور وہ تنگدست ہو جائیں گے۔

چونکہ قیامت کا قرب ہوگا۔ پہلی قوم دنیا کے عیش و عشرت کے لئے اس پر ایمان لے آئیں گے۔ مگر چونکہ قیامت کا قرب ہوگا۔ اس لئے وہ نہیں جانیں گے کہ سب کچھ چند دنوں کے لئے ہے۔ اس لئے یہ قوم اچھی نہیں۔

دوسری قوم اس پر ایمان نہیں لائے گی۔ اور آخرت کے فائدے ان کیلئے بہتر ہونگے۔ اس لئے وہ آخرت میں مالامال ہو جائینگے اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے سایہ تلے رہینگے۔ اس لئے دوسری قوم بہتر ہے۔

نام۔ عبد الوحید

سوال ۵ (ب) بیشک اللہ تعالیٰ پھوڑتا ہے دانہ اور گٹھلی۔ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے۔ نکالنے والا ہے مردہ کو زندہ سے یہ ہے اللہ تعالیٰ پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو۔ کھول کر نکالتا ہے صبح کی روشنی اور بنایا ہے رات کو آرام کے لئے۔ بنایا ہے سورج اور چاند کو حساب کیلئے۔ یہ ہے اندازہ زبردست جاننے والے کا۔

تشریح۔ اللہ تعالیٰ گٹھلی اور دانے کو اگاتا ہے اس کائنات کا خالق وہی ہے۔ جو گٹھلی سے اتنا بڑا درخت پیدا کرتا ہے۔ آم کا درخت دیکھئے صرف ایک گٹھلی سے اگتا ہے اور ہزاروں من آم اس پر لگتے ہیں۔ زمیندار کہتے ہیں زمین میں بیج بویا تھا۔ زمین نہیں اگاتی۔ بھائی بیشک خالق کا حکم نہ ہو زمین کیسے اگائے۔ وہ خالق جو ایک ویرانہ میں اگا سکتا ہے۔ کیا وہ کھاد والے کھیت میں نہیں اگا سکتا۔ ہم اسکی حکمت نہیں سمجھ سکتے۔ ایک چھوٹی سی گٹھلی سے بڑا درخت پیدا کرتا ہے۔ انسان کی سمجھ میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بعض اوقات آتی ہے۔ ایک آدمی بیری کے درخت کے نیچے سویا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا ایک چھوٹی سی بیل میں اتنا بڑا تربوز لگا دیا۔ اور ایسے بڑے درخت پر چھوٹے چھوٹے بیر لگا دیئے اتنے میں ایک بیر گرا اور اسکی ناک پر لگا۔ اس کو درد محسوس ہوا تو کہنے لگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کچھ ٹھیک بنایا ہے۔ ایک چھوٹی سی بیر کی گٹھلی سے ایک درخت پیدا کیا۔ جس میں کروڑوں بیر پیدا ہوتے ہیں ہر وہ دانہ جو کھانے میں استعمال ہوتا ہے "حب" کہتے ہیں اور ہر وہ گٹھلی جو کھانے میں استعمال نہ ہو "نوی" کہتے ہیں۔ عربی زبان کتنی فصیح ہے۔ "حب" میں تمام اقسام مثلاً گندم چاول جو مکی وغیرہ کے دانے شمار ہو گئے اور "نوی" میں تمام اقسام مثلاً آم۔ کھجور۔ بیر۔ اور دیگر پھلوں کی گٹھلیاں آ گئیں۔

اللہ تعالیٰ زندہ سے مردہ نکالتا ہے۔ مرغی ایک زندہ جانور ہے اس سے مردہ انڈا پیدا کرتا ہے اور مردہ انڈا سے زندہ چوزا پیدا کرتا ہے۔ دوسرے قطرہ ایک مردہ ہے۔ اللہ اس مردہ قطرے سے زندہ انسان پیدا کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو دن ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے ہم نے رات تمہارے آرام کیلئے بنائی ہے۔ اگر خدا چاہے تو سورج کو غائب کر سکتا ہے۔ سورج و چاند ہمارے حساب کیلئے ہیں۔ اگر سورج غائب ہو جائے تو چاند بھی غائب ہو جائے گا اور ہم ان سے مہینوں کا حساب معلوم نہ کر سکیں گے۔ فلسفہ دانوں کا کہنا ہے کہ چاند سورج سے روشنی اخذ کرتا ہے اس لئے خالق کل کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

سوال ۵۔ جب میں اس مدرسہ میں داخل ہوا تو مجھ میں اتنا علم نہیں تھا جتنا کہ اب ہے آہستہ آہستہ ایمانی قوت کی تربیت ہوتے ہوتے۔ اب میں ایک خالی مولوی بن گیا ہوں۔ برے کام چھوڑ دیئے ہیں نیکی کی طرف رغبت ہو گئی ہے۔ کسی کو لڑتا ہوا دیکھوں تو صلح کروا دیتا ہوں۔ یہ سب اسی مدرسہ کی برکت ہے اگر میں نہ پڑھتا تو میرا وہی حال ہوتا جو عام لڑکوں کا ہے

سوال ۶۔ تبلیغ دین ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جہانتک ممکن ہو سکے دین کی طرف ترغیب دیتا ہوں اپنے ساتھیوں اور دوسروں کو نماز پڑھنے کیلئے کہتا ہوں انگریزی تمدن سے نفرت دلانے کی کوشش کرتا ہوں۔ خدا سے سب کی بھلائی کی دعا کرتا ہوں۔ خدا سب کو استقامت فی الدین عطا فرمائے۔ آمین

نام۔ محمد طاہر

سوال ۸ پ۔ آیت ۹۲ اور یہ کتاب ہے نازل فرمائی ہم نے اس کو۔ تصدیق کرنیوالی ہے پہلے کی کتابوں کی۔ اس سے ڈرایئے ام القریٰ یعنی مکہ والوں کو اور ارد گرد کے لوگوں کو اور جو لوگ ایمان لائے آخرت پہ اور اس کتاب پر ہم میں ان کے محافظ
آیت ۸۶ اور اسماعیل علیہ السلام۔ یسع علیہ السلام۔ یونس و لوط۔ ہم نے تمام کو فضیلت دی جہان پر۔
آیت ۸۵ اور زکریاؑ و یحییٰؑ۔ اور عیسیٰؑ و الیاسؑ تمام تھے نیک لوگوں میں سے۔
آیت ۸۴ اور دیا ہم نے ان کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور سب کو ہدایت دی اور نوحؑ کو ہدایت کی۔ اس سے پہلے داؤدؑ۔ سلیمانؑ ایوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ و ہارونؑ کو ہدایت دی اور اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

ہم احسان کرنے والوں کا۔

پ۶ آیت ۴۶ اور بھیجا ہم نے انہیں کے قدموں پر عیسیٰؑ ابن مریم کو جو تصدیق کرنیوالے ہیں اس سے پہلے کتاب، توراۃ کی اور ہم نے انجیل دی ان کو جو تصدیق کرنے والی ہے پہلے کی کتاب توراۃ کی۔ اس میں ہدایت ہے روشنی ہے اور انجیل میں ہدایت ہے۔ نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لئے۔

سوال ۱۲۔ قرآن مجید پڑھنے سے ہم کو قبر میں روشنی ہوگی۔ اور کسی قسم کا غم نہیں ہوگا۔ قرآن مجید پڑھنے سے ایک فائدہ یہ ہے کہ میں نماز بروقت ادا کرتا ہوں۔ جھوٹ نہیں بولتا۔ پہلے میں بہت جھوٹ بولتا تھا۔ قرآن مجید پڑھنے سے قبر کے عذاب اور قیامت کے عذاب سے آگاہ ہو گیا ہوں۔ پہلے دین سے بے بہرہ تھا اور نماز پر زیادہ دھیان نہ دیتا تھا۔ لیکن اب تمام باتیں چھوڑ دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رکھیں آمین۔

نام۔ محمد طیب

سوال ۱۔ یقیناً اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے گٹھلی اور دانہ پیدا کرتا ہے مردہ سے زندہ۔ اور پیدا کرتا ہے زندہ سے مردہ۔ یہی اللہ تعالیٰ ہے پھر تم کدھر بھٹکتے جا رہے ہو۔ مطلب:۔ دانہ اس کو کہتے ہیں جو ہم کھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر خشخاش کا دانہ لو۔ ہمارے سکول کے سامنے اندھوں کا سکول ہے اس میں خشخاش کے دانہ کے برابر بیج بویا گیا تھا۔ تو ایک بڑ کا درخت پیدا ہوا۔ آپ مان نہیں سکتے کہ اس میں لاکھوں کونپل پیدا ہونگے۔ یہ ہے اللہ کی قدرت۔ پیدا کرنے والا ہے دُنیا کی روشنی اور بنایا اس نے رات کو تمہارے واسطے مستقل آرام کے لئے سورج و چاند تمہارے حساب کے لئے۔ یہ اندازہ ہے زبردست حکمت والے کا۔

مطلب۔ اللہ نے ہمارے لئے دن بنایا کہ ہم راستہ نہ بھولے۔ اگر اللہ تعالیٰ دن نہ بناتا تو زندگی ہمارے لئے وبال جان ہو جاتی۔ ہم دُنیا کا کوئی کام نہ کر سکتے۔ جب سُورج غروب ہو جاتا ہے۔ تو لوگ خیال کرتے ہیں کہ رات خود بخود آ گئی ہے۔ لیکن رات اللہ تعالیٰ نے پیدا کی۔ اگر وہ چاہے تو سورج میں سُرخی پیدا کر دیتے اور لوگ سارا دن ساری رات کام کرتے۔ آرام کے لئے وقت نہ ملتا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی طرف نگاہ دوڑایئے کہ سورج جانے کے بعد رات خود بخود آ جاتی ہے

سوال ۱۲۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں روشنی اور ہدایت ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ جو شخص اس کو نہیں پڑھتا۔ اس کیلئے دُنیا میں رسوائی ہے اور آخرت کا عذاب بھی ہے۔ جو شخص اس سے بے بہرہ رہتا ہے۔ وہی جہنم میں جائیگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص قرآن کو پڑھے وُہی جنّت میں جائے گا۔

بلکہ جو کوئی فائدہ اُٹھائیگا اور اسپر عمل کرے گا۔ وہ جنّتی ہے۔ یہ نہیں کہ قرآن کی تلاوت کریں۔ لیکن نماز نہ پڑھیں۔ اور سینما دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس قرآن کو بعض پڑھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بعض ہدایت پاتے ہیں۔

حدیث شریف اس کو کہتے ہیں جو نبی اکرمؐ نے خود کیا ہو یا اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہو۔ اس کے پڑھنے سے دُنیا میں بہت فائدہ ہے۔ اور آخرت میں بھی۔

سوال ۱۵۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تبلیغ دین ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر تم کو ایک آیت بھی آتی ہو تو لوگوں کو سناؤ اور قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم بہترین اُمت ہو۔ کیونکہ تم لوگوں کو تبلیغ کرتے ہو اور بُرے کام سے روکتے ہو۔ اب میں جب کبھی کسی کو بُرا کام کرتا دیکھتا ہوں تو اس کو روکتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے یہ نہ پُوچھے کہ تم نے ان کو کیوں منع نہ کیا۔ جبکہ تمہیں یہ بات معلوم تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب دین کی تبلیغ کریں۔

نام۔ دل محمد

سوال ۱ (ا) یقیناً نازل کی ہم نے توراۃ اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ فیصلہ کرتے تھے اس کے مطابق نبی لوگ، ان لوگوں کے لئے جو یہودی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور فیصلہ کرتے اس کے مطابق۔ درویش لوگ اور علماء محافظ کئے گئے ہیں۔ وہ اللہ کی کتاب پر اور وُہ حفاظت کرتے ہیں اُنکی۔ سو نہ ڈرو لوگوں سے ڈرو مجھ سے اور نہ لو میری آیتوں کی تھوڑی قیمت اور جو کوئی فیصلہ نہ کرے اس کے مطابق جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے سو وہ کافروں میں سے ہیں۔ آیت ۴۵ اور کہہ دیا اللہ تعالےٰ نے تمپر اس کتاب میں یہ کہ جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ کان کے بدلے کان۔ دانت کے بدلے دانت۔ ناک کے بدلے ناک اور زخم کے بدلے زخم برابر۔ پھر جو شخص معاف کر دے تو وہ گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص فیصلہ نہ کرائے اس کے مطابق تو وُہ ظالموں میں سے ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظٰلمون۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی کو معاف کرے تو اس نے جتنے گناہ کئے ہیں۔ چاہے وہ جانتا ہے یا نہیں جانتا۔ اس کے تمام گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور جو ظلم کیا ہے وُہ ظالم کے گناہوں سے ہے۔

سوال ۱۴۔ قرآن و حدیث پڑھنے سے دنیا و آخرت کی نجات ملتی ہے۔ قیامت آنے سے پہلے کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ قرآن میں نماز پڑھنے کا پتہ چلتا ہے۔ حلال و حرام کھانے کا پتہ چلتا ہے اور بُرے کام ترک کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن پوچھے گا کہ تمنے نماز پڑھی۔ قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ تم انگریزی سکولوں میں پڑھتے تھے یا نہیں۔ جنہوں نے قرآن نہیں پڑھا وہ جاہل ہیں۔ فلمیں دیکھتے ہیں۔ زنا کرتے ہیں۔ بُرے کام کرتے ہیں۔ حرام چیزیں کھاتے ہیں۔ نمازیں نہیں پڑھتے۔ اگر قرآن و حدیث پڑھتے تو بُرے کام سے بچتے۔ اے اللہ ہمیں اس راستہ پر نہ ڈال کہ ہم فلمیں دیکھیں آمین

سوال ۵۔ اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے پہلے میں گلی گلی پھرا کرتا اور گلی ڈنڈا کھیلا کرتا تھا۔ نماز نہ پڑھتا تھا اور کبھی کبھی جھوٹ بولتا۔ پھر ایک شخص نے مجھے اس مدرسہ میں داخل کر دیا۔ جب یہاں آیا تو اُستاد صاحب نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا۔ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اب بُری عادات چھوٹ گئی ہیں۔ اب میں دو وقت پڑھنے کے لئے آتا ہوں اور نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں اور اگر کبھی بیمار ہوتا ہوں تو ناغہ کرتا ہوں۔

سوال ۲۔ پ۶۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں۔ ہم نے لیا ان سے بھی وعدہ۔ ہم سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر وہ بھول گئے اس وعدہ سے نصیحت اٹھانا۔ پھر ہم نے ڈال دی انکے درمیان دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک۔ اور عنقریب جتا دیگا اللہ تعالیٰ جو کچھ وہ کرتے تھے۔

نام۔ عطا الٰہی

سوال ۱۔ ترجمہ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کھول کر نکالتا ہے دانہ اور گٹھلی نکالتا ہے مردہ سے اور نکالنے والا ہے زندہ سے مُردہ۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ پھر تم کدھر جا رہے ہو۔ مطلب:۔ عربی زبان بہت فصیح ہے۔ حب ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو کھانے کے استعمال میں آئے مثلاً مکّی، جو، گندم، باجرا، جوار وغیرہ اور نویٰ ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو کھانے میں استعمال نہ ہو۔ جیسے کھجور کی گٹھلی۔ آم کی گٹھلی۔ مُردہ انڈا سے زندہ چوزہ نکالتا ہے اور زندہ مُرغی سے مُردہ انڈا نکالتا ہے اللہ تعالےٰ ایک چھوٹے سے دانے سے اتنا بڑا درخت پیدا کرتا ہے کہ اسپر ہزاروں لاکھوں دانے لگتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تو وہ ہے جو ایک کھجور کی گٹھلی سے اتنا بڑا درخت پیدا کر دیتا ہے۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو۔

(ب) ترجمہ۔ کھولنے والا ہے صبح کی روشنی اور اس نے بنائی رات آرام کیلئے اور سورج و چاند حساب کیلئے۔ یہ اندازہ رکھا ہُوا ہے۔ زبردست جاننے والے نے۔

مطلب:۔ اللہ تعالیٰ صبح کو روشن کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رات بنائی ہے آرام کیلئے تاکہ میرے بندے رات کو آرام کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ نے خود کہا ہے کہ میں نے رات بنائی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو سورج غروب ہو جانے کے بعد سُرخی کر دیتا۔ لیکن آج کل کے لوگ کہتے ہیں کہ جب سورج

غروب ہو جاتا ہے تو رات آتی ہے - یہ بات غلط ہے اللہ تعالیٰ نے رات خود بنائی ہے - اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج حساب کیلئے بنائے ہیں۔ اگر چاند چار سال تک نہ نکلے تو کوئی کہیگا ابھی دو سال گزرے ہیں اور کوئی کہے گا۔ چار سال - یہ اندازہ اللہ تعالے نے خود رکھا ہے - اگر انسان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کرے - تو کبھی شرک نہ کرے اور سمجھے کہ ضرور اس کا بنانے والا کوئی ہے -

سوال ۴ قرآن مجید ساری حکمتوں کا خزانہ ہے اس سے انسان کو پتہ چلتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے انسان کو کس نے بنایا اور اس کو کس کی عبادت کرنی چاہیئے - پرانے نبیوں کی اُمتوں کے حالات کا پتہ چلتا ہے کہ ان کے اعمال کیا تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا بدلہ دیا - ہمیں کیسے عمل کرنا چاہیئے۔ اور ہم کیا کر رہے ہیں - جو قرآن نہیں پڑھتے وہ گمراہ رہتے ہیں - یہ لوگ پیروں فقیروں کے پاس جا کر مُرادیں مانگتے ہیں -

حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں کن باتوں کے کرنے کا حکم دیا اور کن باتوں سے روکا ہے اور آپ کی عادت کے متعلق پتہ چلتا ہے -

سوال ۵ - جب میں اس مدرسہ میں نہیں پڑھتا تھا تو مجھ میں بہت سی بُرائیاں پائی جاتی تھیں - لیکن اب ان میں سے کئی دُور ہو گئی ہیں - مثلاً پہلے میں نماز نہیں پڑھتا تھا - جھوٹ بولتا تھا - ہر وقت کسی نہ کسی بُرائی میں مبتلا رہتا - لیکن اب میں روزانہ مدرسہ آتا ہوں - نماز پڑھتا ہوں - اپنا سارا وقت مدرسہ میں گزارتا ہوں -

نام - طارق سہیل

سوال ۴ قرآن و حدیث شریف کی تعلیم سے ہر انسان آگاہ ہو جاتا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا ذمہ داریاں ہیں - جس انسان نے قرآن مجید اور حدیث پڑھی ہوتی ہے - اس کو بہت اچھی طرح ہر حکم کا پتہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمائے ہیں - قرآن و حدیث شریف سے انسان اچھے بُرے کی تمیز کرتا ہے - قرآن ہمارے نبی اکرمؐ پر نازل ہوا تھا اور جو ہمارے نبیؐ نے فرمایا - وہ حدیث ہے - قرآن مجید و حدیث شریف پڑھنے سے انسان آخرت کی نجات پاتا ہے - اُسے نہ دُنیا میں مُشکل پیش آتی ہے اور نہ آخرت میں اللہ تعالےٰ بڑا رحمدل ہے - جو لوگ قرآن نہیں پڑھتے وہ مردود ہیں - ان کی آخرت خراب - دُنیا میں مشکلات اور بُرا حال ہوتا ہے - جو لوگ قرآن و حدیث نہیں پڑھتے - وہ سینما دیکھتے ہیں - گانے سُنتے ہیں - ہزاروں بُرے فعل کرتے ہیں - ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے اور آگ میں لے جاتے ہیں - اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سیدھی راہ دکھائے - اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو - اللہ تعالیٰ بہت عادل ہے - اے لوگو قیامت کے دن سے جو بہت نزدیک ہے ڈرو - اور توبہ کرو اور بُرے کام چھوڑ دو - اور اچھے کام کرو - اللہ تعالیٰ اب بھی تمہاری توبہ قبول کرلیگا وہ مہربان اور عالم رحیم ہے

سوال ۶ - آج کل میں مدرسہ قاسم العلوم میں تعلیم حاصل کرتا ہوں - مجھے یہاں پڑھتے ہوئے کوئی سات آٹھ ماہ ہو گئے ہیں - اب مجھے کافی مسائل کا پتہ چل گیا ہے - جو میں مدرسہ میں پڑھتا ہوں گھر جا کر ماں باپ بہن اور بھائیوں کو بتاتا ہوں اور کبھی کبھی سکول میں لڑکوں کے درمیان لڑائی ہو جائے تو اس میں صُلح کروا دیتا ہوں اور اپنا فرض ادا کرتا ہوں -

نام - محمد شفیع مدرسہ قاسم العلوم لاہور

سوال ۱ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے کہ جب ہم دانے کو اگاتے ہیں تو دانہ پودا پیدا کرتا ہے اور پھر جب بڑا ہو جاتا ہے تو اس پودے کے ساتھ لاکھوں دانے لگتے ہیں - دانہ سے مُراد - ہر وہ دانہ جو کھانے میں استعمال ہو - مثلاً گیہوں - چاول - جَو - جوار - باجرہ - مکی - چنے - گٹھلی سے مُراد وہ جو کھانے میں استعمال نہ ہو - مثلاً کھجور کی گٹھلی آم کی گٹھلی - بیر کی گٹھلی -

اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ جب ہم گٹھلی کو زمین میں رکھتے ہیں اور اس کو پانی دیتے ہیں تو آہستہ آہستہ اس میں پودا نکلنا شروع ہو جاتا ہے - حتّٰی کہ ایک درخت بن جاتا ہے - پھر اس کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں پھل لگتے ہیں - اللہ تعالیٰ زندہ مُرغی سے مُردہ انڈا پیدا کرتے ہیں - پھر اس سے زندہ بچہ پیدا کرتے ہیں - یہ سب اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں - لیکن پھر بھی لوگ مُردوں کے مزاروں پر جا کر دیواروں کے ساتھ ماتھا رگڑتے ہیں - اور وہاں سے مُرادیں مانگتے ہیں - اگر وہ دینے والے ہوتے تو خود کیوں دفن ہو جاتے - یہ سب شرک ہے - اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زندہ ہے پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو
اللہ تعالیٰ صبح کو روشنی نکالتا ہے - صبح کو سورج طلوع کرتا ہے اسکے حکم سے - سورج ہم سب کو روشنی دیتا ہے - دن کے وقت ہم کاروبار کرتے ہیں - پھر رات کو آرام کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ نے رات مستقل طور پہ ہمارے آرام کیلئے بنائی ہے - سورج و چاند ہمارے حساب کیلئے - اگر یہ نہ ہوتے تو ہمارے حساب ٹھیک نہ رہتے - اللہ تعالےٰ نے جو کچھ بنایا ہے - اس میں ضرور خوبی ہوتی ہے -

سوال ۵ جب میں اس درسگاہ میں نہ پڑھتا تھا تو لڑکوں کے ساتھ بازاروں یا گلیوں میں بیٹھ کر بیہودہ باتیں کرتا تھا اور نماز بھی نہیں پڑھتا تھا - آپس میں ایک دُوسرے کی چغلی کرتے - جب سے اس مدرسہ میں داخل ہوا ہوں - اس دن سے تمام باتوں کا پتہ چل گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب چغلی نہیں کرتا ہوں اور نہ فلمیں دیکھتا ہوں - اور نہ آوارہ پھرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں -

نام - افتخار احمد

سوال ۱۲ - حضرت نواس بن سلمان رضؓ سے روایت کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا کہ اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہُوا تو میں تمہارے سوا اُس سے جھگڑونگا اور اگر وہ ایسے وقت میں آیا کہ میں یہاں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنے نفس سے جھگڑنے والا ہوگا - اور ہر مسلمان پر اللہ تعالےٰ میری طرف سے وکیل ہوگا - یہ حدیث مسلم شریف میں بھی آئی ہے - دجال ابر کو حکم دے گا - تو پھر بارش برسائینگے اور جب زمین کو حکم دے گا تو زمین قسم قسم کی چیزیں اگائے گی اور تمام خزانے اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور جو لوگ مسلمان ہونگے وہ بہت غریب ہوجائینگے
حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص اسے پائے اس کو چاہیئے کہ سورہ کہف کی اول آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ دجال کو لوگوں کی آزمائش کے لئے بھیجے گا - دجال گھنگھریالے بالوں والا - اور اس کی آنکھ پر انگور کی طرح دانہ جیسے پھوٹنے والی ہوگی -

سوال ۵ ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے جوکہ شیرانوالہ دروازہ میں اندھوں کے سکول کے سامنے واقع ہے - یہ تین منزل کا ہے - ہمارے اُستاد صاحب بڑے قابل ہیں جو بات ہماری سمجھ میں نہ آئے اسے دوبارہ سمجھاتے ہیں - جب میں یہاں پر نہیں پڑھتا تھا تو سارا دن کرکٹ - فٹ بال کھیلتا تھا - جب میں یہاں داخل ہوا اور میں نے پڑھنا شروع کیا تو میرے اخلاق اور آداب میں بڑا فرق پڑ گیا ہے - اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسپر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے -

سوال ۱ ب -

آیت ۸۲ اور یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے دی ابراہیم علیہ السّلام کو ان کی قوم کے مقابلے میں ہم بلند فرماتے ہیں جس کو چاہیں - یقیناً تیرا رب حاکم اور جاننے والا ہے -

آیت ۷۵ اور اسی طرح دکھلانے لگے ہم ابراہیم علیہ السلام کو عجائبات آسمانوں اور زمین کے تاکہ ان کا یقین پختہ ہو جائے -

آیت ۷۱ کہہ دیجیئے ہم کس کو پکاریں اللہ تعالیٰ کے سوا جو نہ ہم کو نفع دے سکے اور نہ نقصان - اور بعد اس کے کہ ہمیں ہدایت دی اللہ نے مثل اس شخص کی جس کو شیاطین نے راستہ بھلا دیا ہو زمین پر - حیران ہوں اسکے ساتھی اور اس کو بلا رہے ہوں - آ ہماری طرف - یہ ہے سیدھی راہ کہہ دیجیئے وہی ہے سیدھی راہ جو اللہ تعالیٰ نے

بتلائی اور ہمیں حکم کیا گیا ہے اور تابعدار رہیں پروردگار عالم کے۔

نام۔ زاھد مجید

سوال ۴۔ جو لوگ پیروں کی نیازیں دیتے ہیں اور گیارھویں دیتے ہیں۔ یہی لوگ اگر قرآن مجید پڑھے ہوئے ہیں تو وہ اسی طرح کی غیر شرعی حرکات نہ کریں۔ اسی طرح کی نیازیں تو ہندو سکھ بھی دیتے ہیں۔ جو کہ بتوں کو خدا مانتے ہیں۔ اگر وہ بھی قرآن پڑھتے ہوتے تو بتوں کی پوجا نہ کرتے۔ لیکن انپر قرآن مجید کی تعلیم کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ وہ کافر ہیں۔ انھوں نے جہنم میں جانا ہے۔ پھر ہم ان کے پیچھے کیوں چلیں۔

جس شخص پر قرآن مجید کی تعلیم کا اثر ہوتا ہو، سچے دل سے قرآن پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ وہ دنیا اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جن لوگوں نے قرآن مجید کی تعلیم نہیں لی ان کو دنیا اور آخرت میں بھی اپنے کیئے کی سزا ملتی ہے۔ قرآن مجید پڑھنے سے بہت سے فائدے ہیں اور انسان عزت کی زندگی گزارتا ہے۔

سوال ۶۵ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کو دین کا علم ہو تو اس کی تبلیغ کرے اور لوگوں کو سنائے۔ قرآن و حدیث کے کسی مسئلہ کا علم ہو تو لوگوں کو بھی آگاہ کرے۔

اور ہم نے اپنا فرض یہاں تک پورا کیا ہے کہ اگر جھگڑا یا بحث جماعت یا سکول میں ہو تو اس میں حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مثلاً ایک لڑکا ہمارے سکول میں ایسا تھا وہ خدا کو ماننے سے انکار کرتا تھا۔ جب یہ بات ہم لڑکوں تک پہنچی تو ایک دفعہ اس کو سکول کی گراؤنڈ میں لے گئے۔ اس کو بہت سمجھایا۔ پھر بھی نہ مانا۔ اس کو مارا پھر بھی نہ مانا۔ ماسٹر صاحب سے شکایت کی۔ انھوں نے بھی سمجھایا۔ پھر مان گیا۔ اب وہ لڑکا راہ راست پر ہے۔

سوال ۵۔ جب میں اس مدرسہ میں داخل نہیں ہوا تھا تو سارا وقت بازار و گلی کوچہ میں گزارتا تھا۔ نہ مجھ کو نماز و مسئلوں کا پتہ تھا۔ جب اس مدرسہ میں داخل ہوا اور بہت سے مسائل کا پتہ چلا۔ ہم کو مولانا حمید اللہ صاحب درس دیتے ہیں اور سبق کے وقت بہت واضح طور پر پڑھاتے ہیں۔ اس مدرسہ میں عزت سے بیٹھنا۔ قرآن مجید کی عزت کرنا۔ ماں باپ کی عزت کرنا۔ سکھایا جاتا ہے۔ اس مدرسہ میں پڑھنے سے معلوم ہو گیا ہے کہ دین کیا ہے اور مسلمان کس کو کہتے ہیں۔ منہ سے کہنے سے تو ہر مسلمان ہے۔ مگر عمل کرنے والے مسلمان بہت کم ہیں۔ ہمارے استاد صاحب بہت محنت سے پڑھاتے ہیں خدا انکو اسکا اجر دے۔ آمین

نام۔ خالد

سوال ۱۔ اور ہم نے لکھ دیا جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ ناک کے بدلے ناک۔ کان کے بدلے کان۔ دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے زخم اور جس نے معاف کر دیا تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا اور کوئی فیصلہ نہ کرے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور وہی لوگ ظالموں میں سے ہوں گے۔

سوال ۵۔ مجھے اس مدرسہ میں ایک سال ہو گیا ہے۔ جب میں یہاں آیا تو مجھے اٹھنے بیٹھنے کی تمیز نہ تھی۔ میں ایک مرتبہ بھی نماز نہ پڑھتا تھا۔ بولنے کی تمیز نہ تھی۔ جب میں یہاں آیا تو مجھے بولنے کی تمیز آئی کہ اس طرح سے بولتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور پتہ چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس چیز سے ناراض ہوتے ہیں۔

نام۔ محمد آصف

سوال ۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قتل کے بدلے قتل۔ ناک کے بدلے ناک۔ کان کے بدلے کان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ اور زخموں کے بدلے زخم۔ اور اگر مظلوم معاف کر دے۔ تو تو اللہ تعالیٰ بھی معاف کر دینگے۔ مظلوم کے گناہ کا کفارہ۔ پھر جو کوئی نہ حکم مانے جو کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے وہ ظالم ہے۔

سوال ۳۔ نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دجال کب آئے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر دجال میری موجودگی میں آیا تو تب میں اس کے ساتھ جھگڑوں گا۔ اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کے ساتھ جھگڑنے والا ہوگا۔

سوال ۴۔ قرآن و حدیث کی تعلیم سے ہم کو بہت سے فائدے ہیں۔ ہم کو قرآن پڑھنے سے نیکیاں ملتی ہیں۔ جتنی نیکیاں ہم کو ملتی ہیں۔ اتنی ہی ہمارے استاد کو ملتی ہیں۔ کیونکہ اگر ہمارے استاد نہ پڑھاتے تو ہم کو یہ نیکیاں نہ ملتیں۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ کس طرح بیٹھنا چاہیئے۔ اور ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کی عزت کرنا چاہیئے۔ آخرت کی زندگی میں بھی ہم کو بہت فائدے ہیں۔

جو لوگ قرآن و حدیث نہیں پڑھتے فلمیں دیکھتے ہیں اور بہت سی برائیاں کرتے ہیں۔ جن کے نام لیتے ہی شرم آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو برائیوں سے بچائے۔

نام۔ محمد جہانگیر

سوال ۴۔ جو لوگ قرآن مجید پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ لوگ ان کو کہتے ہیں کہ دیکھو مولوی بن گیا۔ جب اس کو دو تین بار ایسا کہتے ہیں تو اس کا دل اس تعلیم سے اکھڑ جاتا ہے اور وہ بھی بد اعمال بن جاتا ہے۔ جو لوگ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر لیتے ہیں۔ اعمال اچھے کرتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت میں جنت ہے۔ لیکن جو لوگ قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

سوال ۶۔ تبلیغ دین ہم پر فرض ہے۔ اگر ہمیں کچھ نیکی کا کام معلوم ہے تو دوسروں کو بھی بتائیں۔ اگر آپ کو کسی نے تعلیم دی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ دوسروں کو اس کی تعلیم کریں۔ اگر تم تبلیغ نہیں کر سکتے تو تمہیں چاہیئے کہ لوگوں کو لکھ کر دو۔ تاکہ لوگ فائدہ اٹھائیں۔ اگر اس طرح تبلیغ دین ہوتی گئی تو لوگ مسلمان بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ میری تعلیم کو پھیلائے گا۔ میں اس کو بخشش دوں گا۔ اور وہ میرے نزدیک ہے۔

نام۔ رب نواز

سوال ۴۔ قرآن مجید و حدیث شریف سے ہم کو فائدہ یہ ہے کہ ہماری آخرت اچھی ہو جائیگی اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس لئے پیدا کیا کہ ہم نماز و قرآن و حدیث پڑھیں۔ جن لوگوں نے یہ تعلیم حاصل نہیں کی۔ اور جاہل رہے اور نہ ہی کسی اچھی مجلس میں بیٹھے۔ وہ آخرت میں سزا پائیں گے۔ جن کو کوئی پتہ نہیں کہ ہم کیا کرنے کیلئے آئے ہیں۔ قبروں پر جا کر مرادیں مانگتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قرآن و حدیث و نماز پڑھتے یا کسی اچھی مجلس میں بیٹھتے تو ان کو پتہ چلتا کہ نماز و قرآن کیا ہے یہ لوگ مرنے کے بعد آخرت میں سزا پائیں گے۔

سوال ۵۔ جب میں اس مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کرتا تھا تو میں جاہل تھا۔ نہ میں قرآن پڑھتا تھا اور نہ ہی میں کبھی نماز پڑھتا تھا۔ جب سے میں اس مدرسہ میں داخل ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز و قرآن پڑھتا ہوں۔ خدا ہم سب کو قرآن و حدیث اور نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نام۔ عبدالستار خاں

سوال ۴۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم سے آدمی کا دنیا میں بھی بھلا ہوتا ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ اگر آدمی قرآن و حدیث پر عمل کرے گا۔ نماز پڑھے گا۔ روزہ رکھے گا۔ حج کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیاوی تکلیف ضرور دے گا۔ اور کبھی کبھی امتحان بھی لے گا۔ مگر ایسے آدمی کے لئے آخرت میں مزے ہوں گے۔ مگر اس اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً صبح کو اٹھ کر نماز پڑھنے اور قرآن و حدیث پڑھنے والے کی صحت اچھی رہتی ہے۔ ایک دنیاوی فائدہ ہوتا ہے اور دوسرا آخرت کا ایک بہشت دو کاج۔ جس کو قرآن مجید وحدیث شریف

کا پتہ ہوگا۔ وہ نہ رشوت لے گا اور نہ ہی حرام کھائے گا۔ نہ مزدوروں کی مزدوری رکھیگا نہ کسی سے ظلم کرے گا۔ نہ کسی کو دھوکا دیگا اور ہر وقت خدا سے ڈرے گا۔ لیکن قرآن و حدیث کے بغیر انسان اوپر سے تو مسلمان ہوتا ہے، لیکن اندر سے گدھے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ نمازیں پڑھے گا۔ پیشاب کرکے ناپاک رہے گا۔ رات کو سو کر صبح 9 بجے اُٹھے گا۔ بُرے کام کرے گا۔ جب مرے گا۔ تو دوزخ میں جائے گا۔

نام:۔ محمد نعیم

سوال ۴:۔ ہمارے مدرسے میں قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے اور حدیث شریف بھی پڑھائی جاتی ہے۔ ہمارے مولوی صاحب بڑی اچھی طرح ہم کو سبق پڑھاتے ہیں اور ایک ایک آیت کا مطلب بھی سُنتے ہیں۔ بہت سے طالبعلم پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔

سوال ۵:۔ ہماری درسگاہ میں بہت اچھی طرح تعلیم دی جاتی ہے۔ ہمارے مدرسہ میں ۲۷ کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں۔ ہمارے مولوی صاحب ایک ایک آیت کا مطلب پڑھاتے ہیں۔ ہمارے مدرسہ میں ہر سال امتحان ہوتا ہے۔

سوال ۶:۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ نماز اور روزے رکھے اور نماز وقت پر پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہوں۔

بقیہ صفحہ ۱۲ سے آگے :۔

کیلئے جائیں گے۔ شام کو واپس لوٹیں گے تو لمبی لمبی کوہانوں والے ہوں گے۔ ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے اور ان کی کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر وہ ایک اور قوم کے پاس آئے گا ان کو دعوت دے گا سو وہ اس کے باطل کو رد کر دینگے۔ پھر وہ لوٹ جائے گا اور وہ قحط سالی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ان کے پاس ان کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔

مندرجہ بالا قوموں میں سے آخر کی قوم میرے نزدیک افضل ہے۔ کیونکہ یہ قوم دجال کی باطل دعوت کو رد کر دینگے اور اس کو خدا نہیں مانیں گے حالانکہ دجال ملعون ان کو قحط میں مبتلا کر دے گا۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا۔ پھر بھی وہ دجال کی دعوت کو ٹھکرا دیں گے۔ اس لئے آخری قوم بہتر ہے جوکہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم ہوگی

(ج) حدیث شریف کے اس حصہ میں فرمایا گیا ہے کہ دجال زمین کے خزانوں کو حکم دے گا کہ باہر نکل آؤ تو وہ خزانے اس کے پیچھے اسی طرح ہو جائیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے۔ یہ خزانے اللہ تعالیٰ اس لئے دجال کے ساتھ کر دیں گے۔ تاکہ ہم آزما سکیں کہ ہماری مخلوق میں سے کون کون اس دجال کی فریبکاریوں میں آتا ہے اور کون مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ درحقیقت یہ خزانے کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ امتحان کے لئے دجال کے ساتھ کر دیں گے۔

سوال ۴:۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی تعلیم سے دنیا و آخرت کی زندگی میں نتائج و ثمرات اور بے بہرہ رہنے کے نقصانات۔

قرآن کریم و حدیث شریف کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اپنے احکام نازل کئے ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں ان کی تشریح کی ہے۔ جیسا کہ اسلام کے اہم رکن نماز کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس چیز کا کہیں ذکر نہیں کہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے اور نمازوں کے اوقات کیا ہیں۔ یہ سب باتیں ہمیں حدیث سے پتہ چلتی ہیں

ہمارا ایمان قرآن حکیم و حدیث شریف پر ہے کیونکہ ان دونوں کے بغیر اسلام مکمل نہیں ہوتا ہے دوسرے قرآن و حدیث کی تعلیم سے بے بہرہ ہر دو جہان میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ جو قرآن و حدیث کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں یہاں پر طرح طرح کے گناہ کرتے ہیں۔ کوئی شراب پیتا ہے۔ کوئی زنا کاری کے اڈوں پر جاتا ہے۔ کوئی سینما دیکھتا ہے۔ یہ تمام فعل قرآن و حدیث کے منافی ہیں۔ اس میں تمام لوگ اپنا پیسہ ضائع کرتے ہیں اور یہاں پر نقصان اٹھاتے ہیں اور اس گناہ کے بدلے اگلے جہان میں بھی نقصان اٹھائیں گے۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے جوکہ قرآن رحیم کی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ جماع کرنے کے بعد وہ نہاتے بھی نہیں اور اپنے کام کاج میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اگر نہاتے ہیں تو عام غسل کرتے ہیں اور اس طرح کا غسل نہیں کرتے جوکہ حدیث میں آیا ہے۔ اس وجہ سے وہ پلید رہتے ہیں۔ اگر انہوں نے حدیث پڑھی ہوتی یا قرآن پڑھا ہوتا تو ان کو پتہ ہوتا کہ حالتِ جنابت میں کیا کیا چیزیں ممنوع ہیں۔ اور اس حالت کو ختم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ اس لئے وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخرت کی زندگی میں نقصان اُٹھاتے ہیں۔ بعض لوگ ذرا ذرا سی باتوں میں گناہ کرتے ہیں اور حلال کو حرام میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یعنی اگر وہ اپنے لڑکے کی شادی کرتے ہیں۔ تو ساتھ باجہ بجاتے ہیں۔ باجہ والوں کو بھی پیسے دیتے ہیں اور گناہ مفت کا اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ باجہ اسلام میں حرام ہے۔ دنیا کے تقریباً سب مسلمان اس باجہ کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ اس دنیا میں بھی اپنی حلال کمائی کو حرام میں لگاتے ہیں۔ اور مفت کا گناہ بھی اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح تجارت لین دین اور دیگر کاروبار میں ہم غیر اسلامی فعل کرتے ہیں۔ بعض لوگ کسی کی تجارت میں پیسہ لگا کر اس سے معقول منافع لیتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کا روپیہ ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔ اگر نقصان ہوگا تو کاروبار کرنے والے کا اور اگر فائدہ ہوگا تو روپیہ لگانے والے بھی حقدار ہوں گے یعنی سود کی ایک قسم ہے۔ ہمارے ہاں ہزاروں لوگ اس قسم کا کاروبار کرتے ہیں اور گناہ میں مبتلا ہیں۔ اگر یہ تمام لوگ حدیث سے آشنا ہوتے تو ہرگز غیر اسلامی فعل نہ کرتے۔ دُنیا و آخرت کے نقصانات سے بچتے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنائیں تاکہ دُنیا میں اور آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے نہ ہوں۔

سوال ۵:۔ ہماری درسگاہ میں تعلیم پانیسے نمایاں فرق

ہماری درسگاہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے یعنی علوم کو تقسیم کرنے والی درسگاہ۔ واقعی ہماری درسگاہ اسم بامسمیٰ ہے۔ ہماری درسگاہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے پیشتر مجھے حدیث و قرآن کا مطلب مطلق نہ آتا تھا۔ لیکن اس درسگاہ میں تحصیل علم کے بعد ماشاء اللہ میں قرآن کی چیدہ چیدہ آیات کا ترجمہ و مطلب بیان کر سکتا ہوں۔ اور چند احادیث نبوی بھی یاد ہیں۔ اس درسگاہ میں داخل ہونے سے پہلے میں کبھی کبھی نماز پڑھا کرتا تھا۔ اپنا تمام وقت کھیل کود اور دوسرے مشاغل میں صرف کر دیتا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں اس درسگاہ میں داخل ہونے سے مجھے حرام و حلال کا فرق تو تھا۔ لیکن چند بڑی بڑی باتوں میں۔ جیسے سود اور شراب و جوا حرام ہیں۔ لیکن اب پتہ چل گیا ہے کہ کسی کی چیز کو اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ باغات کے پھل کھانا اور پھول توڑنا جبکہ باغ کا مالک اجازت نہ دے۔ بھی حرام ہیں۔ رشوت کا مال کھانا اور دوسرے بدعات اور نذر غیراللہ کھانا بھی حرام ہے۔ خالص دین محمدی کا پتہ چل گیا ہے کہ بدعات کون سی ہیں۔ کون سے فرقے دین محمدی پیش کرتے ہیں اور کون سے فرقے گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اب بفضل خدا دین اسلام

ہیں جو بدعات داخل ہو گئی ہیں۔ ان کا پتہ چل گیا ہے اور اس کو مٹانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جھوٹ بولنے سے پرہیز کرتا ہوں۔ ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہوں۔ نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں۔

سوال ۶:- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیرالامم بنایا ہے۔ کیونکہ مسلمان بُرے کام سے روکتے ہیں اور نیک کام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ تبلیغ دین ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر ہم اللہ کے دین کو نہ پھیلائیں گے تو ہم خیرالامم کہلانے کے حقدار نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خیرالامم اسی وقت میں ہو سکتے ہیں۔ جب ہم لوگوں کو نیک کام کرنے کی تلقین کریں گے اور ان کو بُرے کاموں سے روکیں گے۔ اگر ہم تبلیغ دین کو ترک کر دیں گے۔ تو ہم خیرالامم نہیں ہونگے۔

اسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کے پاس میری ایک آیت بھی ہو تو اسے دوسروں تک پہنچائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کی ہر نیک بات کو اپنے تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ دوسروں تک پھیلائیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔

دین کی تبلیغ میں اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے کرتا ہوں۔ جب کبھی کسی عورت کو نماز کے لئے کہتا ہوں تو وہ کہتی ہے کہ میرے لئے نماز فرض نہیں۔ کیونکہ میں نے گھر کا تمام کام کرنا ہوتا ہے۔ بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے۔ لیکن جب میں ان کو نماز کے احکام خداوندی و نبی اکرمؐ بتاتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناتا ہوں تو وہ نماز پڑھنی شروع کر دیتی ہیں۔ اسیطرح میرے بعض دوست فلم کو عین اسلام سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ پُرانے واقعات فلم سے دوبارہ ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب میں نے ان کو فلم کی قباحتوں کے متعلق بتایا ہے۔ کہ اس میں ناچ دگانا۔ بے پردگی۔ فوٹو اور دیگر تمام دوسری چیزیں اسلام میں حرام ہیں۔ تو انھوں نے فلم دیکھنا بند کر دی ہے۔ ان میں بعض باقاعدہ نمازی ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں پہلے سینکڑوں بہانے بناتے تھے کہ روزہ ہم پر فرض نہیں۔ کیونکہ ہم بیمار ہیں۔ صبح سے شام تک کام کرتے ہیں۔ غرضیکہ میں نے تبلیغ دین کو اپنی ہمت کے مطابق پھیلایا ہے۔ اللہ مجھے اس کا ثواب دے۔ آمین۔

خدام الدین اگر آپ کو پسند ہے تو اسے دوسروں تک پہنچایئے

★

تبصرہ

قرآنی جواہر پارے

از عبدالحمید خاں — قیمت ۲ روپے

شائع کردہ: فیروز سنز — لاہور کراچی پشاور

اُردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ اس میں اُن قرآنی آیات کا انتخاب معہ ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو تمام شعبہ ہائے زندگی پر محیط ہیں۔ اور تحریر و تقریر میں بطور حوالہ و سند استعمال کی جا سکتی ہیں۔ ہمارے اکثر ادیب و مصنفین تحریر و تقریر کو مدلل و موثر بنانے کے لئے مشہور معروف اہلِ قلم۔ مفکرین سیاستدانوں اور رہنماؤں کے اقوال و نگارشات کا حوالہ دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارا دعوےٰ ہے کہ قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں قرآن نے ہماری رہنمائی نہ کی ہو۔

اس کتاب کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان قرآن سے وابستہ ہوں اور وہ اپنی تحریر و تقریر اور روزمرہ گفتگو میں قرآنی آیات و فقرات استعمال کریں۔ اور اس طرح ادبی ذوق کو جلا دینے کے علاوہ شادابی قلب و نظر اور ازدیاد ایمان و ایقان کا سامان اپنے لئے فراہم کریں۔

حضرت قبلہ مولانا مولوی احمد علی صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں میں نے قرآنی جواہر پارے کو مختلف مقامات سے بغور دیکھا ہے۔ الحمدللہ واقعی کتاب اسم بامسمیٰ ہے۔ اس میں مضامین قرآن مجید کا بہترین خلاصہ ہے اور انسان کی نجات اخروی کا ایک مکمل نظام الاوقات و پروگرام ہے مجھے تو ابتداء کتاب کا "حرف آغاز" پڑھ کر دل میں سرور آنکھوں میں ٹھنڈک محسوس ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اسے مسلمانوں کی اصلاح اور آپ کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا الہ العالمین

"ایڈیٹر"

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا پتہ خوشخط لکھا کریں۔

یونس بدایونی

روزہ دارسے

توشانِ عبادت دکھائے چلا جا — تو رتبوں کو اپنے بڑھائے چلا جا

گناہوں سے دامن بچائے چلا جا — تو خود اپنی جنت بنائے چلا جا

رضائے الٰہی کو اپنا بنا کر — دو عالم کو اپنا بنائے چلا جا

سحر خیزیوں اور شب خیزیوں سے — تن آسانیوں کو مٹائے چلا جا

قدم کو بُرے راستہ سے ہٹا کر — رہِ معرفت میں بڑھائے چلا جا

ریاضت کی طاعت کی صدق و صفا کی — نئی اپنی دنیا بسائے چلا جا

مبارک تجھے ہو تیری روزہ داری

یوں ہی رحمتِ حق تو پائے چلا جا

نام۔ صابر حسین

سوال ۱ (۱) جزیہ کفارہ ہے مظلوم کے گناہوں کا اور بعض کی رائے ہے کہ ظالم نے جو ظلم کیا مظلوم کے معاف کرنے سے وہ ظالم کا کفارہ ہوا۔ لیکن اس سے مظلوم کو تو کوئی فائدہ نہ ہؤا۔ لہٰذا مظلوم کا کفارہ ہی صحیح قول ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اسکی دوسری جگہ تائید تفصیلاً موجود ہے۔ قرآن حکیم کی پہلی آیت میں کیونکہ عقیدہ کے متعلق بیان آیا ہے۔ اس لئے وہاں ھم الکفرون فرمایا ہے اور دوسری میں ظلم کرنے کا بیان ہے۔ اس لئے وہاں ھم الظالمون فرمایا ہے۔ کیونکہ اگر عقیدہ صحیح نہ ہوا تو کافروں میں سے ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔

سوال ۵ اس درسگاہ میں داخل ہونےسے قبل جب میں سکول میں پڑھتا تھا تو مجھے سائنس کی باتوں میں انگریزی بناوٹ بہت پسند تھی اور دلی تمنا تھی کہ جب موقع ملا تو میں بھی ایسا لباس پہنوں گا۔ الحمدللہ جب سے درس قرآن سنا اس ملعون قوم سے نفرت ہو گئی ہے اور میں اسے دشمن اسلام تصور کرتا ہوں۔ جب میں موقعہ پاتا ہوں تو اکثر دوستوں کو نماز کی تاکید کرتا ہوں اور گھر والوں کو جو درس میں سنتا ہوں۔ مختصراً مثالیں دے کر سمجھاتا ہوں۔

نام۔ صفدر حسین۔

سوال ۱ اور لکھ دیا ہم نے ان پر جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ ناک کے بدلے ناک۔ کان کے بدلے کان۔ دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر۔ پھر جو معاف کر دے سو کفارہ ہو گیا اس کے گناہوں کا اور جو نہ حکم کرے اس کے مطابق جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے۔ سو ہو گیا وہ ظالموں میں سے

سوال ۳ حدیث شریف کے اس حصے میں آیا ہے کہ دجّال ایک ویران جگہ سے گزرے گا اور کہے گا کہ تو اپنے خزانے نکال دے۔ تو زمین کے خزانے نکل کر اس کے پیچھے اس طرح چلنے لگیں گے کہ جس طرح شہد کی مکھیاں نکھٹو کے پیچھے۔ بعض لوگ اس وجہ سے اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ ایمان داروں کے امتحان کے لئے کریں گے کہ دیکھیں۔ کہ کون کون دجال پر ایمان لاتا ہے۔

سوال ۵۔ میں ماہ رمضان سے کوئی ایک ماہ بعد اس مدرسہ میں داخل ہوا۔ مندرجہ ذیل تبدیلیاں اس مدرسہ میں داخل ہونے سے واقع ہوئی ہیں۔

(۱) پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں (۲) ارکان خمسہ اسلام پر عمل کرتا ہوں (۳) جھوٹ ترک کر دیا ہے اور سچ بولنا شروع کر دیا ہے (۴) چوری کی عادت چھوڑ دی ہے (۵) قرآن و حدیث کے اکثر مسائل کا پتہ چل گیا ہے۔ بزرگوں کی عزت کرتا ہوں اور ان کی خدمت کرتا ہوں۔

نام۔ زاھد جاوید بٹ

سوال ۱ یقیناً اللہ تعالےٰ بناتا ہے دانہ اور گٹھلی یہاں پر دانہ اور گٹھلی کا یہ مطلب ہے کہ ہر وہ دانہ جو کھایا جاتا ہے۔ مثلاً گندم۔ مکّی۔ جو اور گٹھلی جو کھائی نہیں جاتی۔ مثلاً آم کی گٹھلی۔ کھجور کی گٹھلی۔ بیر کی گٹھلی۔

اور پیدا کرتا ہے زندہ سے مُردہ اور مُردہ سے زندہ کا مطلب یہ ہے کہ مُرغی کو لیجئے جو کہ زندہ ہے۔ لیکن اس میں مُردہ انڈا پیدا ہوتا ہے اور مُردہ انڈا سے زندہ چوزا نکلتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ۔ پر تم کدھر بھٹکتے جا رہے ہو۔ یعنی پیروں کے مزار پر جا کر لال دھاگے۔ کالے دھاگے اور نیلے پیلے دھاگے باندھ آتے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ اتنی حکمتوں والا ہے۔ پھر تم کدھر بھٹکتے ہو پیروں کے ہاں!

سوال ۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا تو کہا کہ اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تمہارے سوا اس سے جھگڑونگا اگر وہ ایسے وقت میں ظاہر ہؤا کہ میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنے اپنے نفس سے جھگڑنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر مُسلمان پر میری طرف سے وکیل ہوگا جو زمین کے خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔ یہ لوگوں کے امتحان کے لئے ہوں گے کہ لوگ ان کو دیکھ دیکھ کر دجال پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔

سوال ۴۔ قرآن و حدیث پر اگر اس دُنیا میں عمل کیا جائے تو دُنیا میں اچھی زندگی بسر ہوگی۔ اور آخرت میں جنّت ملے گی۔ اگر قرآن و حدیث پر عمل نہ کیا جائے تو اس دُنیا میں بھی خواری ہوگی اور آخرت میں دوزخ ملے گی۔ جب میں اس درسگاہ میں زیر تعلیم نہ تھا تو کبھی کبھی جھوٹ بولا کرتا تھا۔ اب میں بالکل جھوٹ نہیں بولتا۔ اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے اور جھوٹ بولنے والا سیدھا جہنم میں جائیگا

نام۔ فخر الدین صدیقی قریشی۔

سوال ۲۔ کہہ دیجئے میں نہیں مالک اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا اور میں نہیں جانتا غیب کا علم۔ اور میں نہیں ہوں تم پر کوئی فرشتہ۔ تابعداری کرتا ہوں اس وحی کی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے۔ کہہ دیجئے تم اندھے ہو اور میں بینا ہوں۔ کیا تم اب بھی نہیں سمجھتے

سوال ۴۔ قرآن و حدیث کی تعلیم ہی آدمی کو دُنیا و آخرت سے نجات دلاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ہم سے پوچھیں گے کہ تم نے اپنی زندگی کہاں گزاری۔ قرآن و حدیث کیوں نہ پڑھا۔ جب کہ اس کے پڑھانے والے تھے۔

ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ لوگ گپیں ہانکتے ہیں تاش کھیلتے اور سینما دیکھتے ہیں۔ اللہ ان کو جہنم میں لے جائے گا۔ کیا تم نے دیکھا ہے کہ مولوی بھی بازاروں میں جھگڑتے۔ تاش وغیرہ کھیلتے ہیں۔ بلکہ قرآن و حدیث کے پڑھنے میں مشغول رہتے ہیں اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ان کیلئے جنت کے عالیشان محل اور طرح طرح کے میوے ہیں جنمیں وہ آرام کی زندگی بسر کرینگے گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ صدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

اب وقت ہے آخرت کے عذاب و رسوائی سے بچنے کے لئے ہمیں سنبھل جانا چاہیئے۔ اور قرآن و حدیث پڑھنی چاہیئے۔

قرآن و حدیث نہ پڑھنے کے نقصانات۔

۱۔ دُنیا میں رسوائی۔ ۲۔ آخرت برباد۔ ۳۔ جہنم میں ٹھکانہ۔ (۴) سب سے بڑا نقصان۔ انبیاء کرام و اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر لعنت ہے۔

سوال ۵ مدرسہ قاسم العلوم میں تعلیم پانیسے نمایاں فرق حقیقت تو یہ ہے کہ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے پیشتر مجھے قرآن شریف کی ایک آیت کا ترجمہ و مطلب نہیں آتا تھا۔ لیکن اب بفضل خدا مجھے قرآن پڑھنا آ گیا ہے۔ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے سب سے بڑی تبدیلی جو مجھ میں ہوئی ہے یہ ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کی احکام کی تعمیل کرتا ہوں۔ کھیل کود سے پرہیز کرتا ہوں۔ وقت ضائع نہیں کرتا۔ کیونکہ دُنیا فانی ہے۔ آج اگر اچھے عمل نہ کئے تو کل شرمندگی اُٹھانی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں لگا رہتا ہوں میرے اُستاد اس طرح کے قابل ہیں کہ وہ مجھے کھلاتے پلاتے اور پڑھاتے ہیں۔ مجھ پر ان کا احسان بہت ہے جو میں کسی صورت میں ادا نہیں کرسکتا

تبلیغ دین ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن حکیم میں آیا ہے کہ تم بہترین اُمت ہو۔ دُوسروں کو بُرے کام سے روکتے ہو اور نیک کاموں کی ترغیب دیتے ہو۔ حدیث شریف میں بھی اسیطرح کا مضمون ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر تبلیغ اسلام فرض ہے آج کل کے مسلمان منافق ہیں۔ کیونکہ تبلیغ اسلام سے روکتے ہیں۔ سینما بینی ان کا معمول ہے۔

ایک دفعہ سکول میں تقریر کی۔ مجھ میں اور دو آدمیوں کے درمیان بحث ہوئی۔ میں نے اسکو مسئلہ سمجھایا۔ ہمارے سکول میں ایک اُستاد نے سُود کے متعلق مسئلہ شروع کیا۔ میں نے ان کو مسئلہ سمجھایا اور وہ جھوٹے نکلے۔ سکول میں میری کسی کے ساتھ دوستی نہیں۔ کیونکہ تمام لڑکے میری بات کو نہیں مانتے جوکہ میں انہیں دین اسلام کی بتاتا ہوں۔

ایڈیٹر
عبد المنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ۔ ششماہی چھ روپے
سہ ماہی ــــــــــــــــ تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جات تعلیم و جیل (مغربی پاکستان)

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷

طالبان علوم دینیہ

مدرسہ عربیہ تعلیم الدین کا داخلہ انشاء اللہ ۱۰ر شوال کو شروع ہو جائے گا۔ طلبہ کی ہر قسم کی کفالت (مثلاً رہائش خورد و نوش اور روزمرہ کی ضروریات) مدرسہ کے ذمہ ہوگی۔ درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے والے عموماً اور ابتدائی کتابیں پڑھنے والے خصوصاً خط کے ذریعہ اطلاع دے دیں تاکہ انتظام میں آسانی ہو۔ نیز مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اپنے مالوں سے زکوٰۃ صدقات اور چرم ہائے قربانی دیتے وقت اس مدرسہ کو بھی یاد رکھیں۔ خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ
مولانا عبد الرشید صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین
بھیرہ ضلع سرگودھا

کیش میمو کی گمشدگی

ایک کتاب نمبر ۲۸۰۱ - ۲۹۶۰ شاہ عالم مارکیٹ اور چوک مسجد وزیر خاں کے درمیانی راستے میں کہیں گر گئی ہے۔ لہذا اس کو منسوخ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مل گئی ہو تو پتہ ذیل پر پہنچا کر مشکور فرمادیں۔ فون نمبر ۶۰۶۳۷ یا ۲۷۴۳ پر اطلاع دیں۔
المشتہر
پاک لاک ہاؤس ۱/۲
شاہ عالم مارکیٹ لاہور

خدام الدین کی توسیع اشاعت کے لئے

ہر شہر و قصبہ میں مخلص ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا